تیسرا کتابچہ

تمام بچوں کو اسکول اور تعلُّم کی طرف بلانا

unicef

Inclusive
Learning-Friendly
Environments

The original booklet has been adapted to the Pakistani context, translated into Urdu and published jointly by the Ministry of Education, Government of Pakistan, and UNICEF in 2010.

Printed in Pakistan

ISBN 92-9223-032-8

© UNESCO 2004

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

پیش لفظ

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اوران ہی مسائل سے دوچار ہے جوسب ترقی پذیر ممالک کو درپیش ہیں۔تعلیم پاکستان کا ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ رہی ہے اور ہر حکومت اپنے تئیں اپنے وسائل کے مطابق اس میدان میں پیش رفت کرتی رہی ہے۔ماضی قریب میں مختلف پروگراموں کے ذریعے نہ صرف تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی گئی، بلکہ بچوں کو معیاری تعلیم دینے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔تعلیم ''سب کے لئے'' (Education For All) کے تحت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ کوئی بھی اسکول جانے والی عمر کا بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، خواہ اس کا تعلق کسی نسلی گروہ، ثقافتی اقلیت یا مختلف پس منظر اور صلاحیت سے ہو۔ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ جو بھی تعلیم دی جائے وہ معیاری اور بامقصد ہو۔تاکہ بچے اپنی استعداد کے مطابق نہ صرف اپنے مستقبل کی تعمیر کرسکیں بلکہ پاکستان کی ترقی کیلئے بھی اہم کردار ادا کرسکیں۔

تعلیمی عمل میں استاد ایک نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔وہ بچوں کی تعلیم وتربیت اور کردار سازی میں بہت اہم ہوتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ کلاس روم کا ماحول تعلیم وتعلم کیلئے سازگار ہو اور بچے ایک خوشگوار فضا میں ایک دوسرے کی مدد سے آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔یونیسکو کی تیار کردہ ''ٹول کٹ'' اساتذہ کو یہ باور کرانے میں مدد دیتی ہیں کہ ہر بچہ توجہ کا مستحق ہے، ہر بچے میں بے پناہ صلاحیتیں موجود ہیں اور ہر بچہ تعلیم کو آگے بڑھانے میں ایک مرکزی کردار ادا کر سکتا ہے۔خاص طور پر وہ بچے جن میں کچھ صلاحیتوں کی کمی واقع ہوتی ہو، شرط صرف یہ ہے کہ ہم انہیں ان کی موجودہ صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع دیں اور ان کی صلاحیتوں کو مزید جلا بخشیں تاکہ وہ زندگی گزارنے کی بنیادی مہارتوں کو نکھاریں اور وہ اپنی کم صلاحیتوں کو رکاوٹ نہ بننے دیں یہی ان ٹول کٹس کا مقصد ہے۔حکومت پاکستان یہ چاہے گی کہ ہمارے اساتذہ ان ٹول کٹس کے مقاصد کو سمجھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی کلاس اور اسکول کو ایک بہترین اور مثالی جگہ بنادیں، جہاں بچے آنے میں نہ صرف خوشی محسوس کریں بلکہ ایک دوسرے کی مدد، ہمت اور تعاون سے اپنے معاشرے اور ماحول میں خوش گوار تبدیلی لائیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھیں۔

شعبہ نصاب، وزارت تعلیم امید کرتا ہے کہ تمام اساتذہ اس ٹول کٹ کا اپنی کلاس میں بھرپور استعمال کریں گے تاکہ کلاس روم صحیح معنوں میں علم دوست ماحول کا تصور عملی طور پر پیش کرسکیں اور حکومت کی ان کاوشوں میں مددومعاون ہوں گے جو وہ تعلیم کو عام کرنے کیلئے کررہی ہے۔

(عارف مجید)
جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر
(شعبہ نصاب)وزارت تعلیم، اسلام آباد

رہنمائے معاونت: (Tool Guide)

یہ کتابچہ بچوں کے اسکول آنے میں حائل رکاوٹوں کو سمجھنے اور اِن کو دور کرنے میں آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی مدد کرے گا۔ اس کتابچے میں معاونات کو ایک عمارتی بلاک کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اور اُن بچوں کو جنہیں اسکول سے دور رکھا گیا ہے، اُنہیں تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے کے ایسے طریقے پیش کیے گئے ہیں، جن کو دُنیا بھر کے اساتذہ نے کامیابی سے استعمال کیا ہے۔ اِن معاونات کے ذریعے کام کرنے کے بعد آپ دوسرے اساتذہ، خاندان، علاقے کے لوگوں اور طالب علموں سے اِن حالات پر بات چیت کرسکیں گے جو بچوں کو تعلیم و تعلُّم سے دُور رکھتے ہیں۔ آپ یہ بھی جان پائیں گے کہ ایسے بچے کہاں رہتے ہیں، اُن کے اسکول نہ آنے کی وجوہات (رکاوٹیں) کیا کیا ہیں اور انہیں اسکول لانے کے لیے کون کون سے عملی اقدام کیے جانے چاہئیں۔

معاونات: (Tools)

3.1 کوئی کیوں نہیں پڑھ رہا؟

- ☆ ہمہ گیر تعلُّم کی راہ میں حائل رکاوٹیں معلوم کرنا۔
- ☆ ہمہ گیر تعلُّم دوست ماحول کی خود تشخیصی۔

3.2 اُن بچوں کی تلاش جو اسکول نہیں آتے اور کیوں نہیں آتے؟

- ☆ اسکول اور علاقے کی تفصیل یا خاکہ مرتب کرنا۔
- ☆ تفصیلات معلوم کرنے میں بچوں کو شریک کرنا۔
- ☆ یہ معلوم کرنا کہ بچے اسکول کیوں نہیں آتے؟

3.3 تمام بچوں کو اسکول میں داخل کرنے کے لیے عملی اقدامات کرنا۔

- ☆ عملی اقدامات کی منصوبہ بندی۔
- ☆ عملی اقدامات کے لیے تجاویز۔

3.4 ہم نے کیا سیکھا؟

معاونت: 3.1

کوئی کیوں نہیں پڑھ رہا؟

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کرنے اور اس عمل میں خاندان اور علاقے کے لوگوں کو شامل کرنے کے سلسلے میں ایک اہم قدم یہ ہوگا کہ علاقے میں اُن بچوں کی تلاش کی جائے، جنہیں اسکول آنا چاہیے مگر وہ اسکول نہیں آرہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ آپ کے طالب علموں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کا کوئی بھائی یا بہن یا دوست اسکول نہ آتا ہو۔ اگر ہمارے اندر یہ جذبہ موجود ہو کہ ایسے بچوں کو اپنے اسکول اور کلاس میں لانا ہے تو ایسے انتظامات کرنے چاہئیں کہ وہ اسکول میں رہیں اور آپ انہیں زندگی گزارنے کے لیے علم و ہنر اور مہارتیں سیکھنے میں مدد دیں پھر ہم جان پائیں گے کہ بچے اسکول کیوں نہیں آتے۔

ہمہ گیر تعلّم کی راہ میں حائل رکاوٹیں معلوم کرنا:

آیئے ہم اس حصے کا آغاز درج ذیل کیس سٹیڈی سے کرتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اسے خود پڑھیں یا اپنے ساتھیوں کو اونچی آواز میں پڑھ کر سنائیں۔

تکمیلی سرگرمی: ہمہ گیر تعلّم کی راہ میں حائل رکاوٹیں معلوم کرنا۔

اگر آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں تو انہیں دو یا چار گروپوں میں منظم کرلیں۔ اگر ایسا نہیں ہے، تو اکیلے ہی اِس سرگرمی کو انجام دینے کی کوشش کریں:

- پہلے ہر کوئی اِس بات پر غور کرے کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر ٹیپو اسکول نہیں جانا چاہتا۔ اگر آپ کی سمجھ میں آجائے تو اُسے لکھ لیں۔ اِس کام میں تقریباً پانچ منٹ صرف ہونے چاہئیں۔
- ایک بچے یا بچی کا ''تعلیمی ماحول'' اُس کا اسکول، اُس کا خاندان، اُس کی کمیونٹی یا بسا اوقات اُس کی اپنی ذات بھی ہوتی ہے۔ ہر گروپ کے ذمے سیکھنے کا ایک ماحول لگا دیں۔ ایک گروپ کا نام ''اسکول''، دوسرے کا ''خاندان''، تیسرے کا ''کمیونٹی'' جب کہ چوتھے کا ''بچہ'' ہے۔ اگر آپ دو گروپوں میں کام کر رہے ہیں، تو ہر گروپ دو تعلیمی ماحول پر کام کرے۔ اگر آپ اکیلے ہی یہ کام کر رہے ہیں تو اِن چاروں پر کام کرنے کی کوشش کریں۔
- ہر گروپ کو پوسٹر والے کاغذ کی ایک بڑی شیٹ دیں، انہیں کہیں کہ اس شیٹ پر تعلیمی ماحول کا نام لکھ لیں جس پر وہ کام کر رہے ہیں۔ تعلیمی ماحول کے لیے ایک علیحدہ شیٹ ہونی چاہیے۔
- اپنے گروپوں میں مل جل کر کام کرتے ہوئے، اِس بات پر گفتگو کریں کہ تعلیمی ماحول میں وہ کون سی رکاوٹیں موجود ہیں، جنھوں نے ٹیپو کو اسکول سے دور رکھا ہے۔ ان رکاوٹوں کو تعلیمی ماحول والے اپنے پوسٹر پر تحریر کریں۔

کچھ وجوہات جن کی بنا پر بچے اسکول نہیں آتے۔

کیا ایک بچہ اسکول آ سکتا ہے؟ یا وہ اسکول آنا بھی چاہتا ہے؟ اِس کا انحصار کسی حد تک خود بچے کے اپنے مخصوص حالات پر ہے۔ مثال کے طور پر؛ ممکن ہے کہ روشنیوں کا سیلاب اور پیسوں کا خیال، بچے کو اسکول اور گھر چھوڑ کر شہر کی طرف جانے پر مجبور کریں۔

ذیل میں دی گئی چند وجوہات ہیں، جو بچے کے اسکول جانے یا نہ جانے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کیا آپ کے علاقے، ملک اور سماج میں ایسے رویّے ہیں جو بچے کی تعلیم پر اثر انداز ہوتے ہوں؟

دربدری اور کام کرنے کی ضرورت:

ہماری نظر سے روزانہ ایسے بچے گزرتے ہیں، مگر ہم شاذونادر ہی ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تاوقتیکہ وہ بھیک یا کوئی اور مدد مانگنے کے لیے ہم سے کوئی التجا نہیں کریں، ''سڑک'' اُن کے لیے گھر اور روزی کمانے کا ذریعہ بن چکی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں ایسے بچوں کی تعداد 10 کروڑ کے قریب ہے۔ ہوسکتا ہے کہ سڑک پر زندگی گزارنے والا بچہ، محنت مزدوری کرنے والا بچہ ہو جو اسکول سے بھاگا ہوا ہو یا صرف ایک بے گھر لڑکا یا لڑکی ہو۔ چونکہ وہ اب اپنے خاندان، علاقے اور اسکول سے ناطہ توڑ چکے ہوتے ہیں اس لیے انہیں خاص طور پر استحصال کا شکار ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کچھ ٹیپو کی طرح سارا دن سڑکوں پر مارا مارا پھر کر پیسے کمانے کے بعد شام کو اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہوں۔ ان بچوں کو خاص طور پر اس قسم کی صورت حال کا سامنا ہوسکتا ہے جو تعلیم کی قدر نہیں جانتے یا اس میں دلچسپی نہیں رکھتے، وہ بچے جن کی عمر اسکول کے نظام میں داخل ہونے سے تجاوز کر چکی ہے، یا وہ جو سیاسی جھگڑوں کی وجہ سے متاثر ہیں اور اُن کے لیے تعلیم سے زیادہ صرف زندہ بچ جانا ہی اہم ہے۔ بہت سے بچوں کا اپنے خاندان سے بہت کم یا بالکل رابطہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی بڑے کی نگرانی میں ہیں۔ ایسے بچے جن کا خاندان میں کوئی پرسان حال نہیں، اپنے گھر میں ہی بدسلوکی کا شکار ہوسکتے ہیں۔ بچوں کے گھر سے بھاگ کر سڑکوں پر پناہ لینے کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ انہیں پھر اسی قسم کے پُرتشدد ماحول کا سامنا ہو۔

بیماری اور بھوک:

وہ بچے جو شدید بیماری میں مبتلا ہوں، یا بھوک کا شکار ہوں، وہ اچھی طرح تعلیم نہیں پاسکتے اور وہ اکثر اسکول سے غیر حاضر ہوجاتے ہیں اور ''سست سیکھنے والوں'' میں شمار ہونے لگتے ہیں۔ اگر انہیں وہ توجہ نہ مل سکے جس کی انہیں ضرورت ہے تو وہ محسوس کرتے ہیں کہ اُن کا تعلق اب کلاس سے نہیں رہا اور بالآخر وہ اسکول چھوڑ جاتے ہیں۔ اُن کی بیماری اور بھوک، اُن کی ساری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں، خصوصاً جب کوئی جسمانی اور ذہنی معذوری ہوجائے۔

پیدائش کا اندراج:

کچھ ممالک میں، اگر ٹیپو جیسے بچے کے پاس پیدائش کا ثبوت نہ ہو تو اسے اسکول میں داخلہ نہیں ملتا یا پھر اسکول کی تعلیم کو چند سالوں تک محدود کردیا جاتا ہے۔ اِس صورت حال کا اُن بچوں پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے، جن کی پیدائش کا اندراج نہیں کرایا جاتا اور اس طرح وہ اسکول میں اپنا اندراج کروانے یا امتحانات میں حصہ لینے کے اہل نہیں رہتے۔ نقل مکانی کرنے والے، اقلیتی سماجی گروپوں سے تعلق رکھنے والے افراد اور ہجرت کرکے آنے والے بھی اس صورت حال سے متاثر ہوسکتے ہیں۔

تشدد کا خوف:

اسکول میں تشدد یا گھر سے اسکول آنے جانے کے دوران تشدد کا خوف بھی، بچوں کو اسکول سے دور رکھ سکتا ہے۔ جب کہ لڑکوں کو اکثر پٹائی یا دھمکیوں کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، لڑکیوں کو ہراساں کیے جانے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے، جس سے اُن کے اسکول جانے کی حوصلہ شکنی ہوسکتی ہے۔ وہ بچے جو اس قسم کی صورت حال کا شکار ہوچکے ہوں، اُن کی عزت نفس بُری طرح متاثر ہوجاتی ہے۔ شاید ٹیپو کے ساتھ بھی اسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آیا ہو، جس کی وجہ سے وہ اسکول جانے کی مزید کوئی خواہش نہیں رکھتا۔

استعدادی کمی اور خصوصی ضروریات:

اُس علاقے میں جہاں جسمانی، جذباتی یا سیکھنے کی استعداد نہ رکھنے والوں کو اسکول میں داخلہ نہ دیا جاتا ہو، وہاں ایسے اکثر بچے اسکول سے باہر رہتے

ہیں۔ ایسے بچوں کے بارے میں ہم عموماً اُس وقت سوچتے ہیں، جب ہم ''ہمہ گیر تعلیم'' کے بارے میں گفتگو کر رہے ہوتے ہیں۔ ان میں وہ بچے بھی ہو سکتے ہیں، جو منفی رویوں یا اس سوچ کے سبب اسکول نہیں آتے کہ وہ سیکھنے کی اہلیت نہیں رکھتے اور وہ کبھی اسکول میں داخل نہیں ہو پاتے۔ اسکول میں موجود سہولتیں (مثال کے طور پر سیڑھیوں والے راستے) بھی ان کے اسکول جانے کے راستے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ ان میں وہ بچے بھی شامل ہو سکتے ہیں جنہیں اس نظام سے صرف اس لیے باہر کر دیا جاتا ہے کہ کلاسوں میں بچوں کی تعداد زیادہ ہونے کے باعث، ہم ان کی خصوصی ضروریات پر پوری طرح توجہ نہیں دے سکتے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نصابی مواد، تدریسی طریقے اور تدریس کی ''زبان'' ان بچوں کے لیے موزوں نہیں، جو استعداد کی کمی کا شکار اور خصوصی ضروریات کے حامل ہیں۔

خاندان کا ماحول:

خاندان اور کمیونٹی بچوں کے تحفظ اور دیکھ بھال، بچوں کو درپیش مسائل کو سمجھنے اور ان مسائل کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کی پہلی دفاعی لائن ہونا چاہیئے۔ بہت سے ممالک میں اور اُن لوگوں کے مطابق جو اسکول چھوڑ کر جانے والے بچوں کو واپس لانے میں کوشاں ہیں، اُن کے نزدیک خاندان اور کمیونٹی ایسے بچوں کو دوبارہ اسکول لانے کا ایک مضبوط اور موٴثر ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں چند اہم وجوہات دی گئیں ہیں جو اِس بات کی نشان دہی کریں گی جو خاندان اور کمیونٹی سے متعلق ہیں اور جو بچوں کے اسکول آنے یا نہ آنے پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔

غربت اور تعلیم کی عملی قدر:

غربت بچوں کے اسکول جانے یا نہ جانے پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ شدید مالی دباؤ کے شکار غریب والدین، اکثر زندگی کی بنیادی ضروریات بھی مشکل سے پوری کر پاتے ہیں۔ لہٰذا ٹیپو جیسے بچے اپنی تعلیم کی قربانی کے بدلے خاندان کی آمدنی کا فوری ذریعہ بن جاتے ہیں۔ ایسا عموماً اُس وقت ہوتا ہے، جب خاندان (یا بچے) یہ محسوس نہیں کر پاتے کہ تعلیم ان کی روزمرہ کی ضروریات پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ چنانچہ وہ تعلیم کی قدر نہیں کرتے اور یہ نہیں سمجھ پاتے کہ انہیں اپنے بچوں کو کیوں اسکول بھیجنا چاہیے۔ والدین بعض اوقات یہ بھی سوچتے ہیں کہ اُن کے بچے جو تعلیم حاصل کریں گے، وہ غیر معیاری ہوگی اور یہ کہ اگر اُن کے بچے کوئی ہنر سیکھ لیں گے تو کلاس روم میں حاصل کیے گئے علم سے بہتر ہوگا۔

گھریلو جھگڑے:

پیسے یا دیگر مسائل پر آپس میں جھگڑنے والے والدین، عموماً اپنے بچوں کے ساتھ مار پیٹ شروع کر دیتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُن کے بچوں میں تشدد اور غلط روی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بھی ایسے بچوں کو اسکول سے اکثر غیر حاضر ہونا پڑتا ہے بلکہ انہیں ٹیپو کی طرح گھر اور اسکول سے بھاگ جانے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

ناکافی دیکھ بھال:

بعض باپ یا ماں یا دونوں روزی کمانے کے لیے کسی دور دراز علاقے میں چلے جاتے ہیں اور بچوں کو نانی دادی یا دیگر ایسے لوگوں کے پاس چھوڑ جاتے ہیں، جو بچوں پر پوری طرح توجہ دینے کا علم یا وسائل نہیں رکھتے اور اس لیے ایسے بچوں کی موزوں دیکھ بھال نہیں ہو سکتی۔ ہو سکتا ہے کہ پیسے کی اشد ضرورت کے سبب ٹیپو کے والدین تعلیم کو کارآمد تصور نہ کرتے ہوں۔

ایچ آئی وی/ایڈز کی وجہ سے تحقیر اور بدنامی:

ایڈز کے باعث موت کا شکار ہونے والے والدین کے بچوں کے اسکول جانے کے کم امکانات ہوتے ہیں۔ کچھ ممالک میں بچے، خاص طور پر لڑکیوں کو چھوٹے بہن بھائیوں یا گھر کے بیمار افراد کی دیکھ بھال کی خاطر اسکول سے اٹھالیا جاتا ہے یا معاشی وجوہات کی بنا پر خاندان کے کمانے والے ارکان کے بیمار پڑنے پر بھی ایسی کارروائی دیکھنے میں آتی ہے۔ دیگر واقعات میں ایسے بچوں کو ''چھوت'' تصور کرلیا جاتا ہے اور علاقے کے ارکان اور حتیٰ کہ اساتذہ بھی انہیں اسکول سے خارج کرانے میں سرگرم ہوجاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ 'ٹیپو' یا اس کے خاندان کا کوئی فرد ایڈز کا مریض ہو۔

علاقے کا ماحول

صنفی تفریق:

عورتوں کے بارے میں روایتی عقائد بھی لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی اسکول تک رسائی میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہیں۔ ان علاقوں میں جہاں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم تر تصور کیا جاتا ہے، لڑکیوں کو اسکول بھیجنے کی بجائے اکثر گھر پر ہی رکھا جاتا ہے تا کہ وہ گھریلو کام کاج میں ہاتھ بٹائیں۔ ایسی جگہوں پر جہاں روایتی رسم و رواج کے تحت کم عمری میں لڑکیوں کی شادی کر کے ماں باپ کے گھر سے رخصت کر دیا جاتا ہے اور خاندان کی تعمیر و ترقی میں اُن کا کردار ختم ہوجاتا ہے، وہاں والدین یہ سوچتے ہیں کہ وہ بلاوجہ لڑکیوں کی تعلیم پر پیسہ کیوں خرچ کریں جس کا انہیں خود کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیا پتہ ٹیپو بھی ایسی ہی صورت حال سے دوچار ہوا ہو۔

سماجی اختلافات اور مقامی روایات:

اُن خاندانوں کے بچے اسکول تک رسائی حاصل نہ کر سکنے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں، جو زبان، مذہب، ذات پات یا دیگر سماجی معاملات میں علاقے کے لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ بسا اوقات انہیں غیر معیاری اسکولوں میں داخل کرا دیا جاتا ہے، جہاں انہیں دوسرے بچوں کے مقابلے میں غیر معیاری تدریس، تدریسی مواد کی کمی اور اعلیٰ تعلیم کے بہت کم مواقع میسر ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں، کچھ علاقوں میں اسکول کی معیاری تعلیم کے فوائد کو پس پشت ڈال کر بچپن میں ہی محنت مزدوری پر لگادیا جاتا ہے۔ یہ روایت ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوجاتی ہے، جس سے غربت اور ناخواندگی کا دائرہ مزید وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ 'ٹیپو' بھی اسی قسم کے علاقے سے ہو۔

منفی رویے:

. مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کے ساتھ منفی رویے بھی ان بچوں کے اسکول میں اندراج کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ منفی رویے ہر جگہ پائے جاسکتے ہیں: والدین، علاقے کے ارکان، اسکول اور اساتذہ، سرکاری افسران، اور خود محرومیت کا شکار بچوں کے درمیان خوف، طعنہ زنی، شرم، جہالت، غلط اطلاعات کی فراہمی اور دیگر باتیں ایسے بچوں اور ان کے حالات کے خلاف منفی رویوں کو جنم دیتی ہیں۔ اس صورت حال کے باعث بچوں اور یہاں تک کہ ان کے خاندان کی عزت نفس میں خاطر خواہ کمی واقع ہوسکتی ہے جس کی بنا پر وہ اپنا منہ چھپانے اور سماجی سرگرمیوں سے دور رہنے پر مجبور ہوجاتے ہیں، اور دوسرے بچوں کی طرح یکساں حقوق اور ضروریات رکھنے کے باوجود انہیں اسکول سے براہ راست منہ موڑنا پڑتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے علاقے اور اپنے اسکول کے ناپسندیدہ ارکان بن سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے 'ٹیپو' بھی اسی قسم کے منفی رویوں کا نشانہ بنا ہو۔

اسکول کا ماحول:

ہمارے اسکولوں کا اہم ترین مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ تمام بچوں کو ایسی مؤثر تعلیم دیں جس میں اُنہیں ایسی مہارتیں سکھا دی جائیں، جو اُن کی تمام زندگی اور تعلیم و تربیت کا حصہ بن جائیں۔ تاریخی اعتبار سے ہمارے اسکول مختلف ثقافتوں، زبانوں، خاندانی پس منظر، قابلیتوں اور صلاحیتوں کے مالک لڑکیوں اور لڑکوں کے تعلیم دینے کے لیے ضروری مواد اور سہولتوں سے آراستہ نہیں ہیں۔ خاندانوں اور علاقے کے لوگوں سے منسلک بیرونی عناصر بھی بچوں کے اسکول سے خروج کی ایک وجہ ہوسکتے ہیں۔ تاہم صرف ان وجوہات میں بہتری لانے سے ہم اپنے اسکولوں کو ہمہ گیر ماحول فراہم نہیں کر سکتے۔ ہوسکتا ہے کہ ہمارے اسکولوں میں ہی ایسے عناصر پائے جاتے ہوں جو ٹیپو کی طرح اور بہت سے بچوں کی اسکول جانے کی حوصلہ شکنی، کم حاضری اور جلد اسکول چھوڑ جانے کے ذمہ دار ہوں۔ اس سلسلے میں آپ کو ایک اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ آپ اپنے اسکول کو ایک ایسی جگہ میں بدل سکتے ہیں، جہاں بچے کچھ سیکھنے کے لیے داخل ہوں۔ اب غور کریں کہ وہ چند ایک وجوہات کیا ہو سکتی ہیں، جن کی بنا پر کچھ بچے اسکول میں اپنا داخلہ نہیں کرواسکے؟

اخراجات (براہ راست اور بالواسطہ)

بہت سے غریب خاندانوں کے لیے اسکول فیس، امتحانی فیس، اسکول کے لیے چندہ، والدین اور اساتذہ کی انجمن، کتاب، پنسل، اسکول یونیفارم اور ذرائع آمدورفت پر ہونے والے اخراجات، ٹیپو جیسے بچوں کی طرح اُن کے بچوں کو بھی اسکول سے دور رکھ سکتے ہیں۔

محل وقوع:

خاص طور پر دیہی علاقوں میں، اگر اسکول علاقے سے زیادہ فاصلے پر ہو، تو 'ٹیپو' جیسے بچوں کو یہ سوچ کر کہ وہ گھر پر زیادہ محفوظ ہیں، اسکول نہیں جانے دیا جاتا۔ عموماً اسکول کا زیادہ فاصلہ، بچوں کے تحفظ کے خیال سے والدین کو اسکول بھیجنے سے روکتا ہے۔ ہوسکتا ہے استعداد کی کمی کے شکار بچے بھی موزوں ذرائع آمدورفت یا ان بچوں کو اسکول پہنچانے کے دیگر وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے اسکول جانے کے قابل نہ ہوں۔

نظام الاوقات:

ممکن ہے 'ٹیپو' پڑھنا چاہتا ہو مگر اسکول کے باقاعدہ اوقات میں تعلیم حاصل نہ کرسکتا ہو۔ اسکول کے نظام الاوقات شاید 'ٹیپو' کے کام کے اوقات سے متصادم ہوں، اس لیے 'ٹیپو' تعلیم اور اس کے ساتھ ساتھ کمائی نہ کرسکتا ہو۔ علاوہ ازیں، لڑکیاں اکثر اس وقت اسکول چھوڑنے پر مجبور ہوجاتی ہیں جب ان کا اسکول جانا، ان کی گھریلو ذمہ داریوں جیسے گھریلو کام کاج اور چھوٹے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال پر منحصر ہو۔

سہولتیں:

اگر ہمارے اسکولوں میں سہولتوں کا فقدان ہو تو یہ بھی کچھ بچوں کے اسکول نہ آنے کی وجہ بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر لڑکیوں کے اسکول میں لیٹرین کی سہولت کی عدم موجودگی، اُن کے اسکول آنے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ علاوہ ازیں سہولتوں کا فقدان اُن بچوں کو بھی متاثر کرتا ہے جو کسی نہ کسی استعداد کی کمی کا شکار ہوتے ہیں (کون جانے کہ 'ٹیپو' بھی کسی جسمانی یا دیگر استعداد کی کمی کا شکار ہو)۔

کلاس میں بچوں کی تعداد، وسائل اور کام کا بوجھ:

اکثر ممالک میں کلاسوں کا بڑا سائز مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کو اسکول آنے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔ امیر ممالک میں 30 بچوں کی

کلاس کو بہت بڑا تصور کیا جاتا ہے جب کہ کم وسائل رکھنے والے مما لک میں کلاس میں 60 تا 100 بچوں کا ہونا ایک عام سی بات ہے۔ چنانچہ اساتذہ کو کام کی بھاری ذمہ داری نبھانی پڑتی ہے، جس کی وجہ سے وہ اکثر چڑ چڑے بھی ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ تدریسی مواد اور اساتذہ کے وقت جیسے ناکافی وسائل والی کلاس کی نسبت ایک چھوٹی اور منظم کلاس زیادہ پسند کی جاتی ہے۔ تاہم اگر رویے مثبت اور گرم جوشی پر مبنی ہوں تو بچوں کے داخلے میں کامیابی کے حصول میں کوئی غیر معمولی رکاوٹ پیدا ہونا ضروری نہیں ہے۔ بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کو بڑے سائز کی کلاسوں میں بڑی کامیابی کے ساتھ کھپا لیا گیا ہے۔ ناکافی تدریسی مواد اور وسائل کی کمی کے مقابلے میں رویّوں کی رکاوٹیں بچوں کے اندراج کی زیادہ حوصلہ شکنی کرتی ہیں۔

درج ذیل میں یہی مشاہدہ کیا گیا:

ہمہ گیر تعلّم، 115 سے زائد بچوں کی کلاس کے باوجود

1994ء میں لیسوتھو کی وزارت تعلیم کی جانب سے ہمہ گیر تعلیمی پائلٹ پروگرام کے ایک حصہ کے طور پر دو اسکولوں کا ایک مطالعاتی جائزہ لیا گیا۔ ایک اسکول جو 'ماسیرو' (Maseru) کے دارالخلافہ کے قریب واقع تھا۔ اُس کی کلاس میں بچوں کی تعداد 50 تھی۔ اور اس اسکول میں صرف جسمانی استعداد کی کمی کے بچوں کو ہی داخل کیا جاتا تھا۔ دوسرا اسکول دارالخلافہ سے آٹھ گھنٹے کے سفر کے فاصلے پر پہاڑوں میں واقع تھا۔ اس اسکول میں کلاس 115 سے زائد لڑکیوں اور لڑکوں پر مشتمل تھی۔

پہلے والے اسکول کے اساتذہ شروع سے ہی ہمہ گیر تعلیمی پروگرام کے بارے میں منفی رویہ رکھتے تھے۔ اسکول کی تعلیمی ساکھ بہت اچھی تھی اور وہ ڈرتے تھے کہ اس پروگرام کے تحت ''سست سیکھنے والوں'' پر وقت ضائع کرنے سے اسکول کی ساکھ کو خطرہ درپیش ہوسکتا ہے۔ اُن کا خیال تھا کہ کم استعداد کے بچوں کا ہوسٹل، مشن کی ذمہ داری ہے، جو اساتذہ پر تھوپ دی گئی ہے۔

تاہم، پہاڑ والے اسکول کے اساتذہ اس پروگرام سے اتنے زیادہ خوش تھے کہ وہ اپنا فالتو وقت اور کھانے کا وقفہ، ہفتہ وار چھٹیاں، شام کے اوقات کو بھی استعمال میں لاتے اور ضرورت مند بچوں کی اضافی مدد کر رہے تھے، انہیں ان کے گھر والوں سے ملوانے لے جاتے تھے اور مقررہ وقت پر انہیں معائنے کے لیے اسپتال بھی لے کر جایا کرتے تھے۔ یہ حقیقت کہ ان کی کلاس کا سائز بہت بڑا تھا، ہمہ گیر تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنا۔ اساتذہ حتی الامکان ان بڑے سائز کی کلاسوں سے بڑے احسن طریقے سے نمٹتے تھے، جب ان کی رائے حاصل کی گئی تو وہ کہتے تھے کہ ہم 50-55 بچوں کی کلاس کو ترجیح دینا پسند کریں گے مگر ہم اس خدمت سے بھی خوش ہیں۔

آمادگی (پڑھانے کی تیاری)

اسکول اور استاد کی بچوں کو پڑھانے کی تیاری یا اس کا مفقود ہونا، مختلف پس منظر اور خصوصیات کے بچوں کو اسکول سے دور رکھنے کی ایک عام وجہ ہے۔ استاد یہ نہیں جانتے کہ کس طرح پڑھایا جائے، کیونکہ اُنہوں نے نہ تو کوئی تربیت حاصل کی ہے اور نہ ہی اُن کے پاس خیالات اور ضروری مہارتیں ہیں جن سے وہ بچوں کو پڑھائی میں مدد دے سکیں۔ نتیجۃً اگر بچے اسکول آ بھی جاتے ہیں تو انہیں نہ صرف کم توجہ ملتی ہے، بلکہ ایک پست معیار کی تعلیم بھی ملتی ہے۔

ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی خود تشخیصی

1. پچھلی سرگرمی کے دوران آپ نے کون کون سی رکاوٹوں کی فہرست اپنے پوسٹر شیٹ پر بنائی تھی؟
2. اوپر دی گئی معلومات کے مطالعے اور ان پر گفتگو کے نتیجے میں معلوم ہونے والی اور آپ کے ذہن میں آنے والی تمام رکاوٹوں کی ایک تفصیلی فہرست تیار کریں۔

تکمیلی سرگرمی: رکاوٹیں اور مواقع

- تمام لوگ اپنی آنکھیں بند کرلیں اور تصور کریں کہ وہ ٹیپو یا کوئی اور ایسا بچہ ہے، جسے عام طور پر اسکول سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ یہ فیصلہ خود ہی کریں کہ آپ کا کیا نام، کتنی عمر اور کیا جنس ہے؟ آپ کہاں اور کس کے ساتھ رہتے ہیں؟ زندگی کی وہ صورت حال جس میں آپ اپنے آپ کو پاتے ہیں؟ وہ کیسی ہے؟ (کیا یہ ٹیپو کی طرح ہے؟)
- تصور کریں کہ اسکول میں داخلے کے سلسلے میں آپ کو کیا مواقع حاصل ہوں گے (مثال کے طور پر، ممکن ہے کہ اسکول آپ کے گھر کے نزدیک ہو) اور کیا ممکنہ رکاوٹیں پیش آسکتی ہیں۔ آپ درج بالا فہرست، تفصیلی فہرست اور اپنے معاونات کی شیٹس کا حوالہ دے سکتے ہیں۔
- پوسٹر کی ایک بڑی شیٹ یا لکھنے کی کسی اور بڑی جگہ پر، ایک دوسرے کے اندر چار دائرے بنائیں۔ درمیان والا سب سے چھوٹا دائرہ بچہ ہے، اس سے بڑا خاندان کی نمائندگی کرتا ہے، اس سے بڑا علاقہ اور سب سے بڑا اسکول کی نمائندگی کرتا ہے۔ دائرے پر یہ نام لکھ دیں۔
- مختلف رنگوں کے پن یا مختلف انداز کی تحریروں کا استعمال کرتے ہوئے ہر سطح (بچہ، خاندان، علاقہ، اسکول، دیگر نظام) پر موجود مواقع اور رکاوٹوں کے بارے میں چارٹ پر اپنے خیالات تحریر کریں۔ یہ ساری کارروائی انفرادی طور پر نہیں، بلکہ ایک گروپ کی صورت میں کریں۔ یہاں تک کہ اگر ایک فرد کوئی موقع اور رکاوٹ کے بارے میں پہلے ہی سے کچھ لکھ چکا ہے تو وہ گروپ کی صورت میں دوبارہ لکھے اور اگر اس کا تعلق آپ سے ہے تو آپ اسے دوبارہ لکھ لیں۔
- جب تمام افراد اپنا کام مکمل کرلیں تو اپنے بنائے ہوئے چارٹ پر ایک نظر ڈالیں۔ کیا مواقع کے مقابلے میں رکاوٹوں کی تعداد زیادہ ہے؟ کیا رکاوٹوں کی تعداد آپ کی توقع سے زیادہ ہے؟ یہ رکاوٹیں ان چیلنجوں کی غمازی کرتی ہیں، جنہیں ٹیپو جیسے بچوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی پوری استعداد کے ساتھ تعلیم حاصل کرسکیں، اور یہ رکاوٹیں آپ ہی کی مدد سے دور ہوسکتی ہیں۔
- ہر سطح سے منسلک اور سطحوں کے درمیان کون سے مواقع زیادہ عام ہیں؟ کیا یہ "حقیقی" مواقع ہیں، یعنی کیا اب یہ آپ کے علاقے میں موجود محرومیت کا شکار بچوں کو میسر ہیں یا کیا ہم سوچتے ہیں کہ انہیں کیا مواقع میسر ہونے چاہیئں؟ اگر یہ موخر الذکر (انہیں کیا مواقع میسر ہونے چاہیئں) کے زمرے میں آتے ہیں تو یہ وہ اہداف ہیں، جنہیں آپ عملی پروگراموں کے ذریعے حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ مواقع اس تصور کی نمائندگی کرتے ہیں کہ ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے اور مواقع میں اضافہ کے لیے آپ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
- کیا مواقع اور رکاوٹیں یکساں طور پر پھیلے ہوئے ہیں، یا وہ ایک سطح کے مقابلے میں دوسری سطح پر زیادہ توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں؟ یہ بات آپ کو یہ نشان دہی کرنے میں مدد دے گی کہ رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کن سطحوں کو ترجیحی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔
- کیا مواقع اور رکاوٹوں کو عمومی طور پر تمام سطحوں یا کسی دو سطحوں کے درمیان دہرایا جاتا ہے۔ (کئی مرتبہ لکھا جاتا ہے) یہ عملی اقدام کے لیے اہم نقطۂ آغاز ہوسکتے ہیں۔
- کیا یہ رکاوٹیں ایک سے زائد سطحوں کے زمرے میں آتی ہیں، جیسا کہ منفی رویے (اساتذہ علاقے کے لوگ)؟ ممکن ہے ان کو دور کرنے کے لیے مربوط کوششیں کرنے کی ضرورت پڑے!

معاونت: 3.2

اُن بچوں کی تلاش جو اسکول نہیں آتے اور کیوں نہیں آتے؟

گزشتہ معاونت ہمیں اُن وجوہات (رکاوٹوں) کی نشان دہی میں مدد دیتی ہے، جس کی وجہ سے کچھ بچے اسکول میں داخل نہیں ہوئے۔ وہ سوال جس کا جواب دینا اب ضروری ہوگیا ہے، وہ یہ ہے ''اِن میں سے کون سی رکاوٹیں ہمارے علاقے یا اسکول میں موجود ہیں؟'' اِس سوال کا جواب دینے کے لیے ہمیں پہلے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ہمارے علاقے کے کون کون سے بچے اسکول نہیں آرہے ہیں اور پھر یہ تحقیق کی جائے کہ اس صورت حال کے پیچھے کون سی وجوہات ہیں۔ جب ہمیں یہ معلومات حاصل ہو جائیں تو پھر ہم اُن بچوں کو اسکول میں داخل کرنے کی منصوبہ بندی اور اِس پر عمل درآمد شروع کر سکتے ہیں۔

اسکول اور علاقہ کی تفصیل یا خاکہ مرتب کرنا:

جو بچے اسکول نہیں آرہے، اُن کی تفصیل معلوم کرنے کا سب سے زیادہ مؤثر طریقہ اسکول اور علاقے کی تفصیل یا خاکہ بنانا ہے۔ روایتی خاکہ کی طرح یہ خاکے علاقے کی اہم چیزوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ یہ خاکے اِس علاقے کے ہر گھر کے بارے میں، گھر میں موجود بچوں کی تعداد اور اُن کی عمروں کے بارے میں اور اسکول جانے کی عمر اور اِس سے کم عمر کے بچوں کے بارے میں بھی بتاتے ہیں:۔

1. اس کام کے لیے گاؤں یا محلّہ میں قائم کمیٹیوں، مخلص رضا کاروں اور اپنے اسکول کے دیگر اساتذہ سے مدد حاصل کریں۔ ''سب اسکول میں'' کے نظریے کو فروغ دینے کے لیے یہ ایک اچھی سرگرمی ہے، جس میں عملے کے تمام ارکان (اساتذہ، معاونین، سرپرست، وغیرہ) شامل ہوتے ہیں۔ لیکن یہ مت بھولیں کہ علاقے کے سب ارکان ایسے ہیں، جو معلومات حاصل کرنے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ اِن ارکان میں مقامی ترقیاتی رضا کار، علاقے کے بزرگ، مذہبی رہنما، پی ٹی اے کے ارکان اور خود بچے شامل ہیں (ہم بچوں کی شمولیت کے بارے میں اگلی معاونت میں بات کریں گے) یہ قدم دراصل آپ کے اسکول اور اس کی خدمت کرنے والے لوگوں کے درمیان ایک مضبوط رابطے کا کام کرے گا۔ یہ عملی پروگراموں (جو کم وسائل کے اسکولوں کے لیے بہت اہم ہیں) کے لیے علاقے کے وسائل حاصل کرنے اور سیکھنے کے ہمہ گیر تعلّم دوست پروگراموں کے خاکے بنانے اور منصوبہ بندی کے فروغ میں بھی اسکول کی مدد کر سکتا ہے۔
2. ان لوگوں کی سمت متعین کرنے کے لیے اجلاس کریں، جنہوں نے معلومات جمع کرنے اور خاکے بنانے کے لیے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کی ہیں۔ اُن سے گفتگو کریں اور بتائیں کہ تمام بچوں کو اسکول میں کیوں ہونا چاہیئے، مختلف طبقات اور مختلف صلاحیتوں کے مالک بچوں کو یکجا کرنے کے کیا فوائد ہیں اور یہ خاکے کس طرح اِن بچوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں جو اسکول میں داخل نہیں اور کس طرح انہیں اسکول آنے کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔
3. سمت کے تعین کے اجلاس یا اس کے مابعد کے اجلاس میں ایک ابتدائی خاکہ تیار کریں جس میں اِس کمیونٹی کی تمام تفصیلات موجود ہوں۔ کسی کمیونٹی میں ایسے خاکے پہلے سے موجود ہوں گے جب کہ کسی کمیونٹی میں ایسا نہیں ہوگا۔ اِس خاکے میں کمیونٹی میں موجود تمام اہم چیزیں (سڑکیں، پانی کے وسائل، اہم مقامات جیسا کہ مرکزِ صحت اور عبادت گاہیں وغیرہ) اور علاقے کے تمام گھروں کی تفصیلی شامل کریں۔
4. بعد ازاں اِن تمام گھروں کا ایک سروے کریں جس کے ذریعے یہ معلوم کریں کہ ہر گھر میں کتنے افراد ہیں، ان کی عمریں اور تعلیمی سطح کیا ہے۔ بچوں کی تعلیمی سطح کے بارے میں معلومات اِس بات میں مدد دیں گی کہ جو بچے اسکول میں نہیں ہیں انہیں کیسے اسکول میں لایا جائے۔ جب کہ بالغوں کے بارے میں اِس قسم کی معلومات اس بات کی نشان دہی کر سکتی ہیں کہ کون سے والدین خواندگی پروگرام اور اس قسم کی دیگر سرگرمیوں سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ بھارت اور بینن (مغربی افریقہ) جیسے ممالک میں ایسے پروگرام بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے

ہیں۔ کیوں کہ ان کے ذریعے ایسے والدین خود تعلیم حاصل کرنے اور اپنے بچوں (خاص طور پر لڑکیوں) کو بھی تعلیم دلوانے کی اہمیت محسوس کر لیتے ہیں۔ گھروں کا سروے کرنے کے لیے کئی طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں: گھر گھر جا کر (اس موقع کو بچوں کو اسکول بھیجنے کے لیے والدین کی حوصلہ افزائی کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے) کمیونٹی کے متعلق اچھی طرح جان کاری رکھنے والوں (چاہے وہ بچے ہوں) سے گفت وشنید کے ذریعے، یا پہلے سے موجود ریکارڈ کے ذریعے۔ مثال کے طور پر، تھائی لینڈ میں گاؤں کی مردم شماری کی معلومات کو گھر کے افراد اور ان کی عمر کے بارے میں جاننے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان معلومات کا موازنہ پھر اسکول کے اندراج کے ریکارڈ سے کیا جاتا ہے تاکہ یہ جان سکیں کہ کون کون سے بچے اسکول میں داخل نہیں ہیں۔

5. پوری معلومات جمع ہو جانے کے بعد علاقے کا ایک حتمی تفصیلی خاکہ تیار کریں، جس میں تمام گھر، ان کے ارکان، ان کی عمریں، اور تعلیمی سطح کی نشان دہی کی گئی ہو۔ پھر یہ خاکہ علاقے کے قائدین کو دکھائیں اور اسکول سے باہر بچوں کی نشان دہی کریں اور ان سے اس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر یہ خاندان اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیج رہے۔ ان معلومات کی بنیاد پر ہم عملی منصوبوں کی تشکیل کا آغاز کر سکتے ہیں۔

بھارت کے شہر راجستھان کے لوک جمبش (ایل جے) منصوبے میں اسکول کی تفصیل بندی۔

ایل جے منصوبے کے تحت کمیونٹی کی جانب سے منتخب کردہ ذمہ دار مردوں اور عورتوں کی ایک مرکزی ٹیم تیار کی گئی۔ تربیت کے بعد اس ٹیم نے ایک سروے کیا جس میں گھر کے ہر رکن کی تعلیمی سطح کو درج کیا گیا۔ بعدازاں گاؤں کا ایک نقشہ تیار کیا گیا، جس میں گھر کے ہر فرد کی تعلیمی سطح کو دکھایا گیا۔ پھر پورے گاؤں نے ان وجوہات کا تجزیہ کیا جن کی وجہ سے بچے اسکول نہیں جاتے۔ بہت سی جگہوں پر، اسکول کی موجودگی کے باوجود، یہ اسکول اساتذہ کی کمی یا کم سے کم سہولتوں کے فقدان کی وجہ سے صحیح طور پر کام نہیں کر رہے تھے۔ لڑکیاں اسکول نہیں جارہی تھیں، کیوں کہ ان کے والدین انہیں ایک لمبا فاصلہ پیدل طے کر کے اسکول جانے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور اس کے علاوہ ان اسکولوں کا زیادہ تر عملہ مرد اساتذہ پر مشتمل تھا۔ اس صورت حال پر غور کر کے گاؤں کے مردوں اور عورتوں اور مقامی اساتذہ نے مل کر ایک وسیع سرگرمی کا آغاز کیا، جس میں اسکول کے اندراج اور اسکول میں رہ جانے والے طالب علموں کی نگرانی، غیر رسمی مراکز کا آغاز، اسکول کی عمارتوں کی مرمت یا تعمیر، اسکول میں صحت کے پروگرام، اور نوجوان لڑکیوں کے لیے فورم شامل تھے۔ اس کو ایسے نظام کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے، جو بہتری لائی گئی، اس میں اساتذہ کی ترغیب اور نصاب پر مبنی تربیت، موزوں درسی کتب کی تیاری، اور منصوبے میں شامل علاقے کے تمام اسکولوں میں، اچھے معیاری آلات اور تدریسی وتعلیمی مواد کی فراہمی شامل ہیں۔ ایل جے نے غیر رسمی تعلیمی مراکز کا ایک ایسا ڈھانچہ بھی تشکیل دیا، جس کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے مقامی نوجوانوں کو معلم کی حیثیت سے تعینات کیا گیا۔

تفصیلات معلوم کرنے میں بچوں کو شریک کرنا:

اسکول اور علاقے کی تفصیل بندی کا عمل 'علاقے سے بچے تک' کی ایک سرگرمی ہے دوسرے لفظوں میں ہم کسی طرح بچوں کی نشان دہی اور انہیں اسکول میں لانے کے لیے کمیونٹی کو شامل کر سکتے ہیں۔ دراصل تفصیل بندی ''بچے سے بچے تک'' کا طریقہ عمل اختیار کرتے ہوئے بھی کی جاسکتی ہے اور جسے آپ اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں بھی شامل کر سکتے ہیں۔ ہر عمر کے بچے ایسی تفصیلات بتا سکتے ہیں جو ان کی تعلیم وتعلّم کے لیے ایک اہم سرگرمی ثابت ہوسکتی ہے۔

''بچے سے بچے تک'' تفصیل بندی کی سرگرمی بچوں کی شرکت کو متحرک کرنے کا ایک بہت موثر ذریعہ ثابت ہوسکتی ہے، جس کے ذریعے وہ اسکول سے باہر رہ جانے والے بچوں کی نشان دہی اور انہیں اسکول جانے کے لیے والدین اور علاقے کے لوگوں کی رضا مندی حاصل کرنے میں سبقت حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، تھائی لینڈ کے CHILD منصوبے کے تحت جماعت چہارم تا ششم کے طالبعلموں نے مل کر، اسکول کے آس پاس کے علاقوں کی تفصیل تیار کی، اس

کے ذریعے یہ نشان دہی کی گئی کہ کون سا بچہ کس گھر میں رہتا ہے اور آیا وہ اسکول جاتا ہے یا نہیں۔ منصوبہ کے عملے کے ایک رکن کے مشاہدے کے مطابق، ''اگر تین بچے اِس بات پر متفق ہوں کہ اس گھر میں ایک بچہ رہتا ہے، تو یہ بات درست ہوگی'' چنانچہ بچے اسکول اور علاقے کی تفصیل بندی میں پیش پیش ہو سکتے ہیں وہ علاقے سے متعلق قیمتی اعداد و شمار پر مبنی تفصیلی خاکہ تیار کر سکتے ہیں جو پہلے کسی نے نہ بنایا ہو

اس کام کے شروع کرنے کا ایک مفید طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچے اپنے علاقہ کے بارے میں ایک تفصیلی خاکہ خود تیار کریں تا کہ بچے خود فیصلہ کر سکیں کہ اسکول اور علاقے کی تفصیل کے خاکے میں کیا دکھایا جائے۔ مختلف بچوں میں اس تفصیلی خاکے کے بنانے کی قابلیت بلحاظ عمر مختلف ہوتی ہے۔ لیکن اُن کے مختلف انداز اور قابلیت کے باوجود ہر عمر کے بچے، اسکول اور علاقے کی تفصیل کے خاکہ بنانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اگر کسی کمیونٹی کے پاس پہلے سے کوئی خاکہ موجود نہ ہو تو ایسے میں ایک سادہ سا خاکہ بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ اسکول یا علاقے کا وہ خاکہ سب سے زیادہ بہتر تصور کیا جائے گا، جس میں بچوں کے اپنے گھروں اور اُن کے دوستوں کے گھروں کی نشان دہی ہو سکے۔ ایسے خاکے بچوں کی طرف سے اپنے علاقوں کے لیے ایک بہت بڑی خدمت ہے۔

خاکہ کچھ اس طرح بنایا جاتا ہے:

1۔ تمام بچوں کو اکٹھا کریں اور کمیونٹی میں موجود چیزوں کی نشان دہی کریں، مثلاً اہم مقامات جیسے اسکول، گھر، مراکز صحت، دکانیں وغیرہ۔ تمام اہم طبعی خد و خال جیسے کہ سڑکیں، دریا، پہاڑ وغیرہ یا دوسری جگہیں جہاں علاقے کے لوگ آپس میں ملتے ہوں جیسے کھیت کھلیان اور کنوئیں وغیرہ۔

2۔ گتے کے بہت سے ٹکڑے کاٹیں اور پھر ان پر اُن اہم جگہوں، طبعی خد و خال اور مقامات کی تصاویر بنائیں۔ اگر گتہ یا اسی قسم کی کوئی اور چیز نہ ہو تو پتھر، لکڑی کے ٹکڑے، رسیاں اور چھڑیاں بھی استعمال کی جا سکتیں ہیں۔ آپ بہت سی مختلف اشیاء بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ گھروں کی نشان دہی کے لیے گتے کے چوکور ٹکڑے یا پتھر اور دریاؤں کی نشان دہی کے لیے چھڑیاں۔ لیکن اِس بات کو یقینی بنائیں کہ بچے اِس بات کو یاد رکھیں کہ کون سی چیز کس کو ظاہر کر رہی ہے۔

3۔ تمام بچوں کو کہا جائے کہ وہ اپنے علاقے کی سب سے اہم خصوصیات جن کو وہ اچھی طرح جانتے ہوں جیسے کہ اسکول کے بارے میں فیصلہ کریں، پھر اس کے لیے ایک خاص نشان کا کارڈ بنا دیں، یہ باقی ٹکڑوں سے مختلف ہو تا کہ پہچاننے میں آسانی ہو یہ ایک نقطہ آغاز ہوگا۔ ایسی جگہ جسے سب جانتے ہوں اور جس سے وہ علاقے کی دوسری اہم جگہوں اور خد و خال کی نشان دہی کر سکیں۔

4۔ کپڑے کا ایک ٹکڑا، کاغذ اور لکھنے کے لیے کوئی مناسب چیز زمین پر پھیلا دیں۔ بچوں کو اس کے اِرد گرد جمع کریں اور پھر اُن سے پوچھا جائے کہ وہ ''نقطہ آغاز'' جیسے کہ اسکول کہاں رکھیں تا کہ اُن کے گھر اُس کے اردگرد بنا سکیں۔ مثال کے طور پر اگر اسکول اُن کے گھروں کے اردگرد یا علاقے کے وسط میں ہے تو اُس کو درمیان میں رکھیں اور اگر وہ اُن کے گھروں سے یا علاقے کی دوسری جگہوں سے جہاں وہ اکثر جاتے ہیں دُور ہے تو اُس کو خاکے کے ایک طرف بنا دیں۔

5۔ بچوں سے پوچھا جائے کہ اُن کے علاقے کی حدود کے ساتھ ساتھ کون سی اہم جگہیں موجود ہیں۔ اُن چیزوں کے نشانوں کو خاکے میں حد بندی کے لیے استعمال کیا جائے۔

6۔ گروپ میں علاقے کے اہم مقامات (جیسے کہ گلیاں، کھیت پہاڑ اور دریا وغیرہ) کی نشان دہی خاکے پر کریں۔ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچے ان مادی خد و خال کو درست جگہ پر لگانے میں متفق ہوں۔ درستگی کو یقینی بنانے کے لیے بچے خاکے کے گرد احتیاط سے دیکھیں۔ اگر انہوں نے پہلے ہی اپنے ذاتی خاکے بنائے ہوئے ہیں تو بچوں کو کہیں کہ وہ انھیں دوبارہ دیکھیں یہ یقین کرنے کے لیے کہ تمام چیزیں خاکے پر دکھائی گئی ہیں۔

7۔ جب سب بچے اِس بات پر متفق ہو جائیں کہ تمام اہم جگہیں طبعی خد و خال اور دیگر مقامات کی خاکے پر نشان دہی کی جا چکی ہے تو بچے اِن کو

روشنائی، پینٹ یا پن سے رنگ بھریں تا کہ وہ خاکے کا مستقل حصہ بن جائے۔

8۔ یہ خاکہ پوری کلاس کی مجموعی ملکیت ہوگا۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ یہ متحرک ہو یعنی بچے نئی اور اہم اشکال جب چاہیں اس میں بھر دیں۔ اس خاکے کو بھرنے کا کام شروع کرنے اور یہ نشان دہی کرنے سے پہلے کہ کون سے بچے اسکول نہیں جا رہے، بچوں کو کچھ مخصوص موضوعات کا فیصلہ کرنا چاہیے جنھیں کاغذ کے چھوٹے ٹکڑوں پر لکھ کر پن کے ذریعے علامات کے طور پر خاکے پر لگا دیا جائے۔ کچھ بہت ہی واضح موضوعات یہ ہو سکتے ہیں:۔

- علاقے کے تمام بچوں کے گھر، اُن کی عمریں اور آیا کہ وہ اسکول جاتے ہیں یا نہیں۔
- ان لوگوں کے گھر جو ان کی روزمرہ زندگی کے لیے بہت اہم ہیں۔
- وہ جگہیں جہاں بچے کھیلتے یا کام کرتے ہیں۔
- وہ جگہیں جہاں بچے نہیں جانا چاہتے جیسے کہ خطرے کی جگہیں جہاں جھگڑا فساد ہوتا ہو۔
- وہ جگہیں جنھیں بچے پسند یا ناپسند کرتے ہیں۔
- وہ جگہیں جہاں بچے اکیلے یا اپنے والدین کے ساتھ رشتہ داروں کے ساتھ، دوستوں کے ساتھ اور دیگر بڑے لوگوں کے ساتھ جاتے ہیں۔
- آمدورفت کے راستے (خاص طور پر وہ جو اسکول آنے جانے کے لیے استعمال کرتے ہیں یا ذرائع آمدورفت جیسے کہ پیدل، سائیکل پر، موٹر سائیکل پر یا گاڑی وغیرہ)۔

9۔ بچوں کو علاقے کا ماحول دکھانے کے لیے علاقے کی سیر کرائیں تا کہ انھیں خاکہ زیادہ درست انداز میں بھرنے میں مدد مل سکے۔ علاقے کے کچھ بالغ لوگوں کو بھی بچوں کے ساتھ مل بیٹھ کر بات کرنے کی دعوت دینے کے بارے میں سوچیں تا کہ ان کی تجاویز کی روشنی میں خاکے میں مزید اضافہ کیا جا سکے۔ اس طرح اسکول سے باہر بچوں کی نشان دہی اور آپ کے عملی پروگراموں کے لیے ضروری تعاون کی فضا پیدا کرنے میں ان کی شمولیت کا بھی آغاز ہو سکتا ہے۔

خاکے کی تکمیل کے بعد، بچے علاقے کے ان بچوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں جو اسکول نہیں جا رہے اور ان خاندانوں کو تلاش کر سکتے ہیں، جن سے ان بچوں کا تعلق ہے۔ یہ بچے اساتذہ، والدین، اور علاقے کے قائدین کے ساتھ کام کرتے ہوئے والدین کو یہ ترغیب دلانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو اسکول بھیجیں۔ نیپال میں Save the Children U.K کے تعاون سے شروع کیے جانے والے منصوبے (CEMIS) کے تحت، بچے بذاتِ خود ان والدین سے ملتے ہیں، جن کے بچے اسکول سے باہر ہیں اور وہ اُن وجوہات پر گفتگو کرتے ہیں جن کی بنا پر وہ اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیج رہے اور یہ طے کرتے ہیں کہ ان بچوں کو اسکول بھیجنے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے۔

تاہم، اسکول اور علاقے کی تفصیل کے یہ خاکے صرف اسی صورت میں مؤثر ہو سکتے ہیں کہ اِن میں نئی پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو شامل کیا جاتا رہے اور انھیں اُن بچوں کی نشان دہی کے لیے استعمال کیا جاتا رہے جو اسکول نہیں آ رہے۔ چنانچہ خاکے کی تشکیل، نصاب اور بچوں کی تعلیم کے عمل کا ایک مستقل حصہ بن سکتا ہے، علاوہ ازیں اُن لوگوں تک بھی رسائی ہو سکتی ہے۔ اِس مقصد کے لیے اسے علاقے کے معلوماتی مرکز یا کسی ایسی جگہ آویزاں کیا جا سکتا ہے جہاں علاقے کے تمام ارکان اس کا مشاہدہ کر کے اس پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ یہ خاکے علاقے کے ترقیاتی مراحل میں معاون ہو سکتے ہیں جن کے ذریعے بچوں کو اسکول میں لایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر شمال مشرقی تھائی لینڈ کی ایک کچی آبادی میں گاؤں کے قائدین نے اسکول سے باہر رہ جانے والے بچوں کو تلاش کرنے کے لیے گھروں کے سروے اور خاکوں کا سہارا لیا، کیوں کہ ان کی پیدائش کا اندراج نہیں کروایا گیا تھا۔ پھر وہ بچوں کے اندراج اور انھیں اسکول میں داخل کرانے کے لیے ضروری دستاویزات کے حصول کے لیے، ان بچوں کے والدین سے ملے، جس کے لیے بسا اوقات انھیں سفر کر کے نزدیکی ضلعوں اور صوبوں میں بھی جانا پڑا۔ اب اس کچی آبادی کے تمام بچے اسکول جاتے ہیں!

یہ معلوم کرنا کہ بچے اسکول کیوں نہیں آتے۔

اپنے ساتھیوں اور دیگر طالب علموں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اب آپ کو یہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ آپ کے علاقے کے کون کون سے بچے اسکول نہیں آتے۔ ایک اہم سوال جس کا جواب دینے کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے؛ وہ کون کون سے اہم عناصر ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ بچے اسکول سے باہر کیوں ہیں؟ خصوصاً وہ بچے جو اسکول جانے کے قابل ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے جان چکے ہیں کہ ان عناصر میں سے کچھ محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ جیسے؛ جسمانی یا ذہنی معذوری۔ اس کے علاوہ کچھ پوشیدہ عناصر بھی ہیں جیسے کہ ناکافی دیکھ بھال یا خوراک کی کمی یا مسلمہ یا غیر محسوس کردہ عناصر یعنی: بچوں کے اپنے خاندان کے اندر کردار اور ذمہ داریاں۔

تکمیلی سرگرمی: بچوں کے کوائف

کلاس میں ہمہ گیر اور مساوی تعلیم کے فروغ کے لیے بچوں کے کوائف (Child profile) جمع کرنا بھی ایک معاونت (Tool) ہے۔ یہ معاونت فلپائن، تھائی لینڈ، ایل سلواڈور، یوگنڈا اور دیگر ممالک میں استعمال ہو رہی ہے۔

بچوں کے کوائف:

- علاقے کے لوگوں اور اساتذہ کو اُن بچوں کو پہچاننے یں مدد دیتے ہیں جو اسکول آرہے ہیں اور اُن کے آنے کی وجوہات کیا ہیں اور یا پھر وہ بچے جو اسکول سے بھاگ سکتے ہیں۔
- بچوں کے انفرادی اور خاندانی امتیازات کے حوالے سے علاقے میں بچوں کے مختلف خصوصیات کی عکاسی کرتے ہیں؛ اور ان پروگراموں کی منصوبہ بندی میں مدد کرتے ہیں جو بچوں کو اسکول سے باہر رکھنے والے عناصر پر قابو پانے میں مدد دیں۔

درج ذیل اقدامات کے ذریعے کسی بچے کے کوائف تیار کیے جاسکتے ہیں:

بچوں کے کوائف تھائی لینڈ میں (School Management Information System) اور فلپائن میں Teaching System) (Students) کے تحت استعمال کیے جاتے ہیں یہ دونوں ممالک ''بچہ دوست اسکول'' بنانے میں کوشاں ہیں۔ بنگلہ دیش اور کچھ جنوبی اور سینٹرل ایشیائی ممالک میں بچوں کے کوائف (Community/Child Central Education Management Information System) کے تحت بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ علاقے کے عمائدین، علاقے کے تمام گھروں میں موجود بچوں کے کوائف حاصل کرتے ہیں وہ ان بچوں کی نشان دھی کرتے ہیں جنھیں اسکول میں ہونا چاہئے اور پھر وہ انہیں اسکول میں لے آتے ہیں۔ اس نظام کے تحت اُن تمام بچوں کی بھی نشان دھی ہو جاتی ہے جو اسکول میں تو ہیں مگر پڑھائی اچھی طرح نہیں کر رہے۔

1. اپنے اسکول اور علاقے کے نقشے یا علاقے کی مردم شماری کی بنیاد پر اُن تمام بچوں کی ایک فہرست بنائیں، جو اسکول نہیں آرہے۔
2. اپنے ساتھیوں اور ان لوگوں سے، جنہوں نے اسکول اور علاقے کے خاکے بنانے میں آپ کی مدد کی، اُن سے اس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ وہ کون سے عوامل (رکاوٹیں) ہیں جو بچوں کے اسکول نہ آنے کا موجب بن رہے ہیں۔ آپ ان فہرستوں کا حوالہ دے سکتے ہیں، جو آپ نے اس کتابچے کی پہلے معاونات میں تیار کی تھیں اور ان عوامل کو اسکول، علاقہ، خاندان اور بچوں سے وابستگی کی بنیاد پر تقسیم کر سکتے ہیں؛ البتہ آپ کو یہ یاد رکھنا ہوگا کہ کچھ عوامل ایک سے زائد حصوں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ یہ عوامل اصل وجوہات ہوں، لیکن یہ وہ عوامل ہیں جن کی تحقیق ہر بچے کے سلسلے میں کی جانی چاہیے۔
3. اس کے بعد، ان عوامل کو استعمال کرتے ہوئے ایسے سوالات کی ایک فہرست بنائیں، جن کے جوابات سے آپ کو ان میں سے کچھ اسباب کا اندازہ ہو سکے، جو ایک بچے کے اسکول جانے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ مثال کے طور پر ذیل میں سوالات کی ایک فہرست دی گئی ہے، جو

فلپائن اور تھائی لینڈ کے بچہ دوست اسکولوں میں مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کی صورت حال کو سمجھنے کے لیے استعمال کی جا رہی ہے، جو اچھی طرح سیکھ نہیں پاتے۔ یہ سوالات یہ جاننے کے لیے ترتیب دیئے گئے ہیں کہ بچوں کے سیکھنے کے عمل کو متاثر کرنے اور ان کے اسکول سے اخراج کے ذمہ دار عوامل یا رکاوٹوں کا پتہ لگایا جا سکے۔ آپ ان رکاوٹوں پر مبنی سوالات کی اپنی فہرست بھی تشکیل دے سکتے ہیں جن کے بارے میں آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کے علاقے میں عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ علاقے کے عمائدین کو آپ اس عمل میں شریک رکھیں۔ وہ اُن تمام بچوں کی نشان دہی میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں جو اسکول میں نہیں آ رہے۔

رکاوٹ: سماجی اختلافات اور مقامی روایات۔

- بچے کی قومیت یا نسلی وابستگی کیا ہے؟
- بچے کا مذہب کیا ہے؟

رکاوٹ: صنفی تفریق

- بچے کی صنف کیا ہے؟
- بچے کی عمر کیا ہے؟

رکاوٹ: پیدائش کا اندراج

- کیا بچے کی پیدائش کا اندراج کروالیا گیا ہے؟

رکاوٹیں: کام کے اوقات کا تعین اور اسکول: کام کرنے کی ضرورت

- کیا بچہ پیسہ کمانے کے لیے گھر میں یا گھر سے باہر کام کرتا ہے؟

رکاوٹیں: منفی رویے: تشدد کا خوف

- اگر بچہ کبھی اسکول میں داخل تھا، تو اس کے سیکھنے کی قابلیت کیا تھی؟
- اگر بچہ کبھی اسکول میں داخل تھا، تو اس کی حاضری کا ریکارڈ کیسا تھا؟
- اگر بچہ کبھی اسکول میں داخل تھا، تو کیا وہ بار بار اسکول چھوڑ کر جاتا رہا؟

رکاوٹیں: بیماری اور بھوک: ایچ آئی وی/ایڈز

- بچے کی صحت اور غذائیت کی کیا صورت حال ہے؟

رکاوٹیں: اسکول کی سہولتیں اور محل وقوع

- کیا بچہ کسی ایسی معذوری کی کمی کا شکار ہے، جو اس کی اسکول کی سہولتوں تک رسائی کو متاثر کرتی ہے؟
- اسکول کے حوالے سے بچے کا گھر کس جگہ واقع ہے (فاصلہ، سفر کا وقت)؟

رکاوٹیں: دیکھ بھال: جھگڑا

- بچے کے والدین کس عمر کے ہیں؟
- کیا بچے کے ماں اور باپ دونوں ابھی تک زندہ ہیں؛ اگر نہیں، تو کیا ان میں سے کوئی مر چکا ہے؟

- ماں اور باپ دونوں کی تعلیمی سطح کیا ہے؟
- کیا خاندان کے کسی فرد نے کبھی بھی اسکول جانا چھوڑا اور کیوں؟
- کیا بچے کے ماں اور باپ دونوں کی شادی ابھی تک برقرار ہے؟
- بچہ ان میں سے کس کے پاس رہتا ہے؟
- بچے کے گھر میں قبل از اسکول عمر کے کتنے بچے ہیں؟
- ان بچوں کی بنیادی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟
- کیا ماں یا باپ کبھی کام کے سلسلے میں علاقہ چھوڑ کر کسی اور جگہ گئے ہیں؟

رکاوٹیں: غربت اور تعلیم کی عملی قدر: اسکول کے اخراجات

- بچے کے ماں اور باپ دونوں کا بنیادی پیشہ کیا ہے؟
- بچے کے ماں اور باپ دونوں کا ثانوی پیشہ کیا ہے (اگر کوئی ہے تو)؟
- اِس خاندان کے پاس ایسی کوئی زمین ہے جس کی آمدنی آتی ہو؛ اگر جواب ہاں ہے تو کتنی زمین ہے؟
- کیا وہ خاندان آمدنی حاصل کرنے کے لیے زمین پٹے (مستاجری) پر دیتا ہے؛ اگر ہاں، تو کتنی زمین دیتا ہے؟
- گھر کی ماہانہ اوسط آمدنی کتنی ہے؟
- کیا خاندان آمدنی حاصل کرنے کے لیے پیسے قرض لیتا ہے: اگر ہاں، تو کتنے اور کب کب اور سال کے کن اوقات میں؟
- گھر میں کتنے افراد رہتے ہیں؟
- کیا گھرانہ علاقے کے کسی ترقیاتی گروپ کا رکن ہے؟

4. اِن سوالات کے جواب کے لیے ایک سوالنامہ تیار کرلیں۔ یہ سوالنامہ اوپر دیے گئے سوالات کی فہرست ہوسکتا ہے، جس کے ساتھ جوابات درج کیے گئے ہیں یا یہ بچوں کے کوائف کی باقاعدہ صورت میں بھی ہوسکتا ہے، جس کا نمونہ اِس کتابچے کے آخر میں پیش کیا گیا ہے۔ جب سوالنامہ مکمل ہوجائے تو اسے: (الف) گھرانوں کو بھیجا جاسکتا ہے تاکہ وہ اسے بھرنے کے بعد اسکول والوں کو یا علاقے کے سربراہ کو واپس کردیں، (ب) اُستاد گھر گھر جاکر اسے پُر کراسکتا ہے۔ (ج) خود بچوں کے ساتھ انٹرویو کی بنیاد پر یا اُن کے والدین کے ساتھ جب وہ اُنہیں اسکول لینے آتے ہیں اسے پُر کرایا جاسکتا ہے۔
5. جب تمام سوالنامے مکمل ہوکر واپس آجائیں تو ہر بچے کے لیے ایک تشریحی کیس سٹیڈی تیار کریں جس میں درج بالا سوالات کے جواب موجود ہوں۔ تشریحی کیس سٹیڈی کا ایک نمونہ درج ذیل ہے۔ یہ آپ کو اِن عوامل کو سمجھنے اور اِن کا تجزیہ کرنے میں مدد دے گا، جو بچوں کی تعلیم کو متاثر کرسکتے ہیں:۔

'آئی' (Aye) شمالی تھائی لینڈ میں رہائش پذیر ہمونگ (Hmong) نامی ایک خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کی عمر نو سال ہوگی مگر اس کے پاس پیدائش کا سرٹیفیکیٹ نہیں ہے۔ اُس کے باپ کا انتقال ہو چکا ہے۔ اُس کی ماں کی عمر تیس سال ہے اور اُس نے دوسری شادی نہیں کی۔ 'آئی' کی ماں ناخواندہ ہے۔ اُس کا بنیادی پیشہ زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر چاولوں کی کاشت کرنا ہے۔ 'آئی' کی دادی' آئی' اور اُس کے پانچ سالہ بھائی، (جو قبل از اسکول تعلیم حاصل نہیں کر رہا) کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ 'آئی' کا خاندان غریب ہے، ان کی ماہانہ آمدنی 500 تھائی بھاتھ سے کم ہے۔ کاشت کاری کا موسم ختم ہو جانے کے بعد، 'آئی' کی ماں محنت مزدوری کرنے کے لیے اپنا علاقہ چھوڑ کر بنکاک چلی جاتی ہے۔ 'آئی' کا گھرانہ گاؤں کے کسی ترقیاتی گروپ کا رکن نہیں ہے، چنانچہ علاقے کے وسائل تک ان کی کوئی رسائی نہیں ہے۔ 'آئی' اول اور دوم جماعت میں پڑھتی رہی ہے مگر تیسری جماعت میں آتے ہی اُسے اسکول چھوڑنا پڑ گیا۔ اُس کی ماں اسکول یونیفارم خریدنے کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتی تھی اور 'آئی' کے اسکول آنے جانے کی فیس کی ادائیگی بھی اُس کے بس سے باہر تھی، جو' آئی' کے گھر سے 25 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع تھا۔ جب' آئی' اسکول جاتی تھی تو اُس کی غیر حاضریاں نصف کسی نہ کسی گھریلو وجہ اور باقی نصف اُس کی بیماری کی وجہ سے ہوتی تھیں۔ وہ سانس کی انتہائی تکلیف (ARI acute respiratory infections) کا شکار تھی اور اُس کے جسم میں آیوڈین کی کچھ کمی تھی۔

6. جب کیس سٹڈی مکمل ہو جائیں، تو ان پر ایک گہری نظر ڈالیں، یہ دیکھنے کے لیے کہ وہ کون سے عوامل ہیں جو ہر بچے کے اسکول جانے اور تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ آئی کے لیے یہ عناصر سماجی اختلافات، پیدائش کا عدم اندراج، غربت، ناکافی دیکھ بھال، خرابیٔ صحت، اور خوراک میں کمی ہو سکتے ہیں۔
7. بعد ازاں، بچوں کی فہرستوں میں درج عوامل کا موازنہ کریں کہ کون کون سے عوامل یکساں ہیں؟ پھر اُن عوامل کو وہ عملی منصوبے بنانے کے لیے استعمال کریں جن کے ذریعے بچوں کے اسکول نہ آنے کی وجوہات پر غور کیا جا سکے۔

اِس سے بعد والی معاونت اِن منصوبوں کو بنانے کے طریقے بتائے گی۔

بچوں کے کوائف سے متعلق سوالنامے کا نمونہ

1. بچے کا نام .... صنف .... عمر ....

پتہ ....

قومیت .... نسلی وابستگی .... مذہب ....

تاریخ پیدائش .... پیدائش کا مقام .... پیدائش کا اندراج: ہاں .... نہیں .... (✓ کا نشان لگائیں)

2. باپ کا نام .... عمر .... زندہ ہیں .... وفات پا چکے ....

3. ماں کا نام .... عمر .... زندہ ہیں .... وفات پا چکیں ....

4. والدین کی ازدواجی حیثیت (دائرہ لگائیں): اکٹھے رہتے ہیں بیوہ/رنڈوہ مطلقہ علیحدگی ہے

5. بچہ کس کے ساتھ رہتا ہے؟ (دائرہ لگائیں): دونوں والدین ماں باپ دیگر (وضاحت کریں)

6. خاندان کے ان تمام ارکان کی فہرست بنائیں، جو اسی گھرانے میں رہتے ہیں جہاں یہ بچہ رہتا ہے۔ (براہ مہربانی ضروری معلومات کو درج ذیل گوشوارے میں درج کریں)۔

خاندان کے ارکان	صنف		عمر	تعلیمی سطح (ہر متعلقہ درجے میں زیادہ سے زیادہ حاصل کی گئی سطح بیان کریں)						بچے سے رشتہ	پیشہ (وضاحت کریں)	
نام	مرد	عورت		رسمی تعلیم نہ ہونا	غیر رسمی تعلیم	قبل از اسکول	بنیادی	ثانوی	کالج		بنیادی	ثانوی

7. کیا بچے کے والدین یا خاندان نے کبھی نقل مکانی کی؟ (براہ مہربانی ہاں یا نہیں پر دائرہ لگائیں؛ اور موزوں معلومات درج کریں۔

(ا) باپ : کب .... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

ہاں : شہر .... صوبہ .... ملک ....

کتنے عرصہ کے لیے .... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

نہیں : ....

(ب) ماں : کب: .... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

ہاں : شہر .... صوبہ .... ملک ....

کتنے عرصہ کے لیے .... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

نہیں : ....

(ج) پورا خاندان: کب .... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

ہاں : شہر .... صوبہ .... ملک ....

کتنے عرصہ کے لیے .... (براہ مہربانی مہینے اور سال کی وضاحت کریں)

نہیں : ....

8. گھرانے کی ماہانہ آمدنی (براہ مہربانی دائرہ لگائیں)

1) 1000 روپے سے کم
2) 2500-1000 روپے کے درمیان
3) 5000-2500 روپے کے درمیان
4) 8000-5001 روپے کے درمیان
5) 10000-8001 روپے کے درمیان
6) 10000 روپے سے زائد

9. قبل از اسکول عمر کے بچوں کی دیکھ بھال:

= خاندان میں قبل از اسکول عمر کے کتنے بچے اسکول نہیں جاتے؟ ....

= دن کے وقت ان کی بنیادی دیکھ بھال کا کون ذمہ دار ہے؟ ....

والدین .... دیگر رشتہ دار (براہ مہربانی وضاحت کریں)

علاقے میں موجود بچوں کی دیکھ بھال کا مرکز .... تنخواہ دار دیکھ بھال کرنے والی ....

دیگر (وضاحت کریں) ....

10. زمین/مکان کی ملکیت:

(الف) کیا طالب علم کے خاندان کو آمدنی حاصل کرنے کے لیے زمین تک رسائی ہے؟

(جس زمین پر گھر واقع ہے اسے شامل نہ کریں)

اگر ہاں: مالک .... ایکڑ

مستاجری پر .... ایکڑ

خاندان کی ملکیت .... ایکڑ

نہیں: ....

دیگر (وضاحت کریں) ....

(ب) کیا طالب علم کے خاندان کے پاس گھر ہے؟

اگر ہاں: ملکیت .... کرائے پر ....

گھر/مکان کی قسم (وضاحت کریں) ....

11. گھر سے اسکول کا فاصلہ اور آمد و رفت کا ذریعہ:

(ا) اسکول بچے کے گھر/رہائش گاہ سے کتنے فاصلے پر واقع ہے؟ .... (فاصلے کی وضاحت کریں)

(ب) بچے کے گھر/رہائش گاہ سے اسکول تک کے سفر میں کتنا وقت درکار ہے؟ .... (وضاحت کریں)

(ج) اسکول جانے کے لیے بچہ کون سا ذریعہ آمد و رفت استعمال کرتا ہے؟ (براہ مہربانی دائرہ لگائیں)

پیدل — کار — موٹر سائیکل

بائیسکل — سائیکل رکشہ — سرکاری بس

دیگر (وضاحت کریں) ....

12. کیا گھرانے کے کسی فرد نے کبھی اسکول چھوڑا تھا؟ .... ہاں .... نہیں

اگر ہاں، تو اس کی کیا وجوہات تھیں ....

13. کیا طالب علم کبھی بھی اسکول گیا ہے؟......... ہاں......... نہیں: اگر ہاں، تو کتنے عرصے تک ....

14. کیا بچے نے کبھی بھی اسکول جانا چھوڑ دیا تھا؟.......... ہاں.......... نہیں: اگر ہاں، تو کتنے عرصے تک ....

15. کیا خاندان علاقے کی کسی ترقیاتی تنظیم کا رکن ہے؟ .... ہاں .... نہیں ....

اگر ہاں، تو اس تنظیم کی وضاحت کریں ....

16. کیا اسکول جانے کے لیے بچے کو کسی بھی قسم کی مالی امداد تک رسائی حاصل ہے؟.......... ہاں .... نہیں..............

اگر ہاں، تو کن ذرائع سے (وضاحت کریں) ....

17. اگر بچہ کبھی اسکول جاتا رہا ہے، تو کیا بچہ اکثر غیر حاضر رہتا تھا؟ .... ہاں .... نہیں

18. اگر بچہ کبھی اسکول جاتا رہا ہے، تو بچہ کس کس مضمون میں بار بار فیل ہوتا رہا ہے؟

کبھی نہیں: .... 25 فی صد سے کم: ....

26-50 فی صد: .... 50 فی صد سے زائد................................

19. کیا بچہ خوراک کی کمی کا شکار رہا ہے (بہت زیادہ کمزور یا اپنی عمر کے مقابلے میں پستہ قد؟) .... ہاں .... نہیں

20. کیا بچے کو دوپہر کا کھانا پروگرام کے مطابق ملتا ہے؟ .... ہاں .... نہیں

کیا بچہ دوپہر کا کھانا باقاعدگی سے کھاتا ہے؟ .... ہاں .... نہیں

21. کیا بچہ کسی متعدی بیماری میں مبتلا ہے؟ اگر ہاں، تو براہ مہربانی وضاحت کریں ....

....

22. کیا بچہ کسی شدید بیماری کا شکار ہے؟

اگر ہاں، تو براہ مہربانی وضاحت کریں .... یا

کیا یہ معلومات صیغہ راز میں رکھی جائیں؟ .... ہاں .... نہیں

معاونت: 3.3

تمام بچوں کو اسکول میں داخل کرنے کے لیے عملی اقدامات کرنا

اب جب کہ ہم جان چکے ہیں کہ کون سے بچے اسکول نہیں آرہے اور ایسا کیوں ہو رہا ہے، تو اب ہم یہ منصوبہ بندی شروع کر سکتے ہیں کہ انہیں کیسے اسکول میں لایا جائے۔ کتابچے کا یہ حصہ منصوبہ بندی کی کارروائی کی وضاحت سے شروع ہوتا ہے (جسے ہم چھوٹی سطح پر منصوبہ بندی کا نام بھی دے سکتے ہیں)، جس کے بعد ان عملی اقدامات کا تصور پیش کیا جائے گا، جنہیں شاید آپ اپنے اسکول یا علاقے میں استعمال کرنے یا لاگو کرنے کی کوشش کریں۔

عملی اقدامات کی منصوبہ بندی:

گزشتہ معاونت میں ہم نے ان بچوں کی نشان دہی کے لیے جو اسکول نہیں جاتے، اسکول اور علاقے کے کوائف کا استعمال کیا تھا۔ ہم نے علاقے کے ارکان اور/ یا بچوں کی مدد سے ایک خاکہ تیار کیا تھا، اور اپنی معلومات کا دوسروں سے تبادلہ کیا تھا۔ ہم نے ہر اس بچے کے بارے میں معلومات بھی جمع کی تھیں، جو اسکول نہیں جا رہا، بچوں کے کوائف تیار کیے تھے اور کچھ ایسی رکاوٹوں کی نشان دہی کی تھی جن کی وجہ سے وہ اسکول سے دور بھاگتے ہیں۔ اب ہمیں وہ اقدامات شروع کرنے کی ضرورت ہے، جو ان رکاوٹوں کو دور کریں۔ ایسا کرنے کے لیے، ہم مل جل کر کام کر سکتے ہیں تا کہ درج ذیل اقدامات کے ذریعے موثر عملی منصوبہ بندی عمل میں لائی جا سکے۔ یہ کارروائی ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے دوسرے کتابچہ میں وضع کردہ کارروائی سے مماثلت رکھتی ہے۔ تاہم اسے پیش کیا جاتا ہے تا کہ آپ تمام بچوں کے اسکول میں اندراج کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو ختم کرنے کے لیے اِس کام کا آغاز کر سکیں۔

1. ایسے افراد پر مبنی ایک ٹیم تیار کریں جو اسکول اور خاکے کے ذریعے جمع کی جانے والی معلومات کی عکاسی اور موزوں عملی اقدامات کی منصوبہ بندی میں آپ کی مدد کر سکے۔ یہ وہی افراد ہونے چاہئیں جو ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول کی تشکیل کے لیے کتابچہ -2 میں وضع کردہ کارروائی کا حصہ تھے، یا پھر وہ جنہیں خاص طور پر خاکہ بندی کی مشق میں شامل کیا گیا تھا۔ یا ہو سکتا ہے آپ اپنی ٹیم میں مزید کچھ ایسے افراد شامل کرنا چاہیں جو منصوبہ بندی اور خاص طور پر عملی اقدامات کی انجام دہی میں آپ کے لیے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکیں۔
2. ٹیم کو ارکان کے کرداروں یا دلچسپیوں کے لحاظ سے (مثلاً اسکول کے اساتذہ اور علاقے کی خواتین کے گروپ کے اراکین، علاقے کے رہنما، اسکول کے بچے، نجی شعبے سے وابستہ افراد، وغیرہ) گروپوں میں تقسیم کریں۔
3. پھر ہر گروپ ان اقدامات کی فہرست پر گفتگو کرے، جو وہ بچوں کو اسکول اور مذکورہ ماحول میں واپس لانے کے لیے کر سکتے ہیں۔ ہر گروپ ہر عملی اقدام میں درپیش چیلنجوں کے بارے میں غور و خوض کرے۔ کامیابی کا کتنا امکان ہے؟ ہر عمل میں حائل رکاوٹیں کیا ہیں؟ ان رکاوٹوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ ان رکاوٹوں پر غور کرنا بہت ضروری ہے تا کہ ایسے عملی منصوبے بنانے سے بچا جا سکے جو بعد میں ناکام ہو جائیں۔
4. جب ہر ٹیم ان بچوں کے اسکول میں اندراج کے لیے ممکنہ اقدامات کے بارے میں کوئی فیصلہ کر لے، تو تمام ٹیموں کو واپس ایک جگہ جمع کر لیں تا کہ وہ اپنے اپنے خیالات کا ایک دوسرے سے تبادلہ کریں۔ پھر مل جل کر کام کرتے ہوئے، یہ نشان دہی کریں کہ درج ذیل مسائل یا آپ کی نظر میں دیگر کوئی موزوں مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے عملی طور پر کون کون سے اقدامات کیے جا سکتے ہیں:۔
   (i) کون کون سے اقدامات بچوں پر سب سے زیادہ اثر انداز ہو سکتے ہیں، یا آپ کی مخصوص صورت حال میں انہیں سب سے زیادہ ترجیح دینے کی ضرورت ہے؟ ممکن ہے آپ اپنے اقدامات کی ترجیحات کا تعین کر کے ہی اپنے کام کا آغاز کریں۔

(ii) ایسے کیا اقدامات ہیں جو ٹیم میں یکساں طور پر پائے جاتے ہیں اور جنہیں یکجا کیا جا سکے؟ ملتے جلتے اقدامات پر مل جل کر کام کرنے سے کوششوں میں تیزی پیدا کی جا سکتی ہے، وسائل کی بچت اور کامیابی کے امکانات بڑھتے ہیں۔

(iii) کون سے ایسے عملی اقدامات ہیں جن میں بہت زیادہ کامیابی کے امکانات ہیں اور ان میں سے پہلے کس کو شروع کیا جائے؟ بہترین حکمت عملی یہ ہوگی کہ آسان کام سے شروع کیا جائے، کامیابی حاصل کی جائے اور پھر زیادہ مشکل اقدامات کی طرف بڑھا جائے۔ مختصر یہ کہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھیں! مثال کے طور پر یہ بہتر ہوگا کہ پہلے اسکول کو معذور بچوں تک رسائی حاصل کرنے کے قابل بنایا جائے اور پھر اس سے مشکل مرحلے یعنی اُن بچوں کو کلاس تک لانے کے لیے لوگوں کے رویّوں میں تبدیلی پر کام کیا جائے۔

(iv) موجود وسائل کو استعمال میں لاتے ہوئے کون سے اقدامات کرنے چاہئیں اور کن میں بیرونی امداد لینے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے؟ بیرونی امداد لینے کے لیے اکثر ممکنہ امداد دینے والوں کو یہ دکھانا ضروری ہو جاتا ہے کہ آپ اپنے پہلے سے موجود وسائل کے ساتھ بہترین کام انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ موجودہ حالات میں جو کچھ کر سکتے ہیں اس کا آغاز کریں اور اس کے ساتھ ساتھ بعد ازاں کیے جانے والے اقدامات کے لیے ضروری وسائل کی فراہمی کے لیے کوشش جاری رکھیں۔

5. پھر ہر ایک کو ان عملی منصوبوں کی تشکیل کے لیے مل جل کر کام شروع کرنا چاہیے جن کے بارے میں آپ اوپر فیصلہ کر چکے ہیں۔ ان عملی منصوبوں میں درج ذیل عناصر کو شامل کیا جانا ضروری ہے:۔

(i) وہ مقاصد جو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں؛ مثال کے طور پر، معذور بچوں کی اسکول تک رسائی میں اضافہ۔

(ii) ایسی حکمت عملیاں یا طریقے جو سرگرمیوں کے نفاذ کے لیے ضروری ہیں۔ (مثال کے طور پر، بچوں کی ضروریات سے آگہی حاصل کرنے کے لیے معذور بچوں کے والدین سے ملاقاتیں؛ اس کے بعد اسکول میں تعلیم کے ماحول کو مزید دوستانہ بنانے کے لیے اسکول میں موجود سہولتوں کا اندازہ کرنے اور یہ جاننے کے لیے اس سلسلے میں مزید کیا سرگرمیاں کرنی ضروری ہیں، اسکول کے منتظمین اور اساتذہ سے ملاقاتیں)۔

(iii) مخصوص سرگرمیاں اور ان کے اوقات، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(iv) مطلوبہ لوگوں تک رسائی؛ (مثال کے طور پر مختلف پسِ منظر رکھنے والے معذور بچوں کے والدین اور خود وہ بچے بھی) یا وہ لوگ جو ان سرگرمیوں میں شامل ہیں (اسکول کے منتظمین، اساتذہ، پی ٹی اے کے ارکان، بچے، وغیرہ)۔

(v) آپ کو کن وسائل کی ضرورت پیش آئے گی اور انہیں کیسے حاصل کیا جائے گا، اور

(vi) آپ کے عملی منصوبے کو جانچنے کے لیے کیا معیار اپنائے جائیں گے (مثال کے طور پر، اسکول کے تمام بچے)

6. خصوصاً اس وقت جب بہت سی ٹیمیں مختلف اقدامات پر کام کر رہی ہوں، تو اس بات کو یقینی بنائیں کہ انہیں اپنے تجربات کو ایک دوسرے سے تبادلہ کرنے کے مواقع باقاعدگی سے فراہم کیے جاتے رہیں۔ اس سے اقدامات میں ربط پیدا کرنے کے مواقع حاصل ہوتے رہیں گے۔

7. تمام ٹیموں کو یہ مواقع فراہم کریں کہ وہ کچھ دیر پیچھے مڑ کر دیکھیں اور مشاہدہ کریں کہ وہ کیا کر رہے ہیں، پھر جو کچھ کیا جا چکا ہے اس کی اور اس کام میں حاصل ہونے والی کامیابی کی سطح کا تجزیہ کریں۔ (کون سے اقدامات کام کر رہے ہیں اور کون سے نہیں)۔ ان معلومات کی روشنی میں یہ فیصلہ کریں کہ اس سرگرمی کو منصوبے کے مطابق جاری رکھا جائے یا اسے تبدیل کیا جائے اور پھر اپنے فیصلے پر عمل کریں۔ (اسے انجام دیں)

عملی اقدامات کے لیے تجاویز:

کتابچے کا یہ حصہ ''تجاویز ساز'' ہے۔ اس میں ہمہ گیر تعلم میں حائل کچھ رکاوٹوں کا، جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، مختصر جائزہ لیا گیا ہے اور پھر تجاویز پیش کی گئی ہیں کہ ان اسکولوں اور علاقے کے تجربات کی روشنی میں جو ہمہ گیر تعلّم کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہیں، ان رکاوٹوں کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایسی تجاویز ہیں جن پر غور کیا جانا چاہیے اور اپنے حالات کے مطابق انہیں مزید بہتر کرنا چاہیے تاکہ انہیں عملی اقدامات کے لیے نقطۂ آغاز کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔

بچوں کا ماحول

پیدائش کا اندراج:

ممکن ہے کہ ان بچوں کو اسکول میں داخلہ نہ مل سکے، جن کی پیدائش کا اندراج نہیں ہو سکا یا انہیں صرف محدود سالوں کے لیے اسکول جانے کی اجازت مل سکے۔ اس معاملے میں ہم ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

- سالانہ بنیاد پر ''پیدائش کے اندراج کی مہم'' شروع کرنے کے لیے علاقے اور بلدیاتی سرکاری اداروں کے ساتھ مل کر کام کریں تاکہ تمام بچوں کو پیدائش کا سرٹیفکیٹ مل سکے۔
- علاقے میں موجود مراکز صحت اور اسپتالوں سے رجوع کریں اور ان کے ساتھ مل کر بچوں کے اندراج کے لیے نئے والدین کی حوصلہ افزائی کے لیے حکمت عملی تشکیل دیں۔

ایچ آئی وی/ایڈز کی وجہ سے تفریق اور لعن طعن:

ایڈز سے متاثر ہونے والے بچوں کے اسکول جانے کے بہت کم امکانات ہوتے ہیں۔ انہیں گھر کے کسی فرد کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے یا انہیں اس مرض کے خوف سے اسکول سے عملی طور پر خارج بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہم ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

- اسکول اور علاقے میں ایڈز سے آگہی کے لیے پروگرام شروع کریں اور ایڈز کی مقامی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کریں۔
- اُن والدین کے خدشات پر گفتگو کریں، جن کے بچے ایچ آئی وی سے متاثر نہیں ہیں (ان کے بھی حقوق ہیں) اور یہ طے کریں کہ ایچ آئی وی سے متاثرہ بچوں کے اسکول آنے کی صورت میں اُن کی حفاظت کیسے کی جا سکتی ہے۔
- اسکول میں صحت کی ایسی پالیسیاں تشکیل دیں اور نافذ کریں، جو ایڈز سے متاثرہ بچوں کو اسکول میں خوش آمدید کہیں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، اور انہیں تفریق اور تشدد سے بچائیں۔
- درج ذیل کیس سٹڈی کی طرح علاقے کے ہم عصر لوگوں کے مشاورتی کلب قائم کریں۔

تجربے سے سیکھنا: تھایکا ایچ آئی وی/ایڈز پراجیکٹ۔

الف اے ڈبلیوای کینیا (FAWEK) نے اپنے ایک ضلع تھایکا کوایڈز پروجیکٹ کے لیے چنا، کیونکہ وہاں کے پرائمری اسکول کے 17فی صد اور ثانوی تعلیم کے 22 فی صد بچے ایچ آئی وی ''مثبت'' تھے۔FAWEK نے علاقے کے ہم عصر لوگوں کے مشاورتی کلب قائم کر کے پرائمری اسکول کے بلوغت کے ابتدائی برسوں (10 سے 13 برس) کے بچوں پر کام شروع کیا ان کلبوں میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کوسن بلوغت میں جنسی عمل، تولیدی صحت کے مسائل اور ایچ آئی وی/ایڈز سمیت جنسی بیماریوں کے بارے میں بنیادی معلومات، مہارتوں اور رویوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ اس پراجیکٹ کے تحت پرائمری کی اوپر کی سطح کے بچوں کو ہدف بنایا گیا انہیں نوجوان بچوں کو جنسی بے راہروی سے باز رہنے کی تلقین کی گئی جو ایچ آئی وی/ایڈز پھیلنے کی سب سے اہم وجہ ہے۔

32 پرائمری اسکولوں کے 64 اساتذہ کے لیے ایک تربیتی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے بعد اساتذہ نے اپنے اپنے اسکولوں میں علاقے کے ہم عصر لوگوں کے مشاورتی کلبوں کے سرپرست کی حیثیت سے خدمات انجام دیں اور نوجوان طالب علموں کو رہنمائی اور مشاورت فراہم کی۔ ایک ورکشاپ کے ذریعے، جس میں کثرت سے لوگوں نے شرکت کی، اساتذہ کو ایڈز سے متعلق باتیں بتائی گئیں اور اس سے متعلق مہارتوں اور رویوں سے آگاہ کیا گیا اور اسکولوں میں استعمال کے لیے ضروری مواد بھی فراہم کیا گیا۔

64 طالب علم جو 32 اسکولوں سے (ہر اسکول سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی) لیے گئے تھے، اپنے اپنے اسکول کے اساتذہ کے ہمراہ ایک دو روزہ ورکشاپ میں شرکت کی۔ بعدازاں استاد نے واپس اسکول جا کر علاقے کے ہم عصر لوگوں کے مشاورتی کلب کے سرپرست اعلیٰ اور طالب علموں نے کلب کے سربراہوں کی حیثیت سے خدمات انجام دینا شروع کردیں۔ ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں ایک نمائش، ''بش فائر'' نامی ایک ویڈیو فلم، اور ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں پیغامات پر مبنی بچوں کی جانب سے نظموں اور مزاحیہ خاکوں کی پیش کش نے تربیتی ورکشاپ کو زیادہ مفید بنادیا۔ 64 لڑکے اور لڑکیاں اپنے اُساتذہ کے ہمراہ علاقے کے ہم عصر مشیروں کی حیثیت سے اپنے اپنے اسکولوں میں بڑی سطح پر ایچ آئی وی/ایڈز کے بارے میں آگہی فراہم کرنے کا کام شروع کردیا۔ اس کام کے لیے وہ گیتوں، نظموں، ڈراموں، مباحثوں، اور ٹاک شو کا استعمال کرتے ہیں اور مشاورت بھی فراہم کرتے ہیں۔ 32 اسکولوں میں سے ہر ایک اسکول میں اوسطاً 250 لڑکیاں موجود ہیں۔ اس طرح اس پراجیکٹ کے فوائد تقریباً 8,000 لڑکیوں اور 800 اساتذہ تک پہنچ گئے۔ اسکول کی اسمبلیوں اور والدین کے ساتھ اجلاسوں کے دوران علاقے کے بااثر لوگوں پر مشتمل مشیروں کو پیش کش کے لیے وقت دیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے اثرات اسکول سے باہر بھی محسوس کیے جانے لگے، اور ان پیغامات کو اب عبادت گاہوں، بازاروں اور علاقے کے لوگوں میں پھیلانا شروع کردیا گیا ہے۔

تشدد کا خوف:

بچوں کو اگر تشدد کے شکار ہونے کا خوف ہو تو وہ اسکول جانا نہیں چاہیں گے۔ ہم اپنے اسکول کی صورتحال کو بہتر طور پر جاننے کے لیے کیا عملی اقدام کرسکتے ہیں؟

- بچوں اور علاقے کے ارکان کے ساتھ مل کر یہ کوائف تیار کریں کہ اسکول گراؤنڈ اور اسکول سے گھر واپسی یا گھر سے اسکول جاتے ہوئے کس کس جگہ تشدد کے واقعات پیش آتے ہیں (اس موضوع پر پانچویں کتابچہ میں زیادہ تفصیل دی گئی ہے)
- علاقے کے رہنما اور والدین کے ساتھ مل کر ''بچوں کی نگرانی'' کی سرگرمیاں ترتیب دیں۔ ان سرگرمیوں میں ذمہ دار اساتذہ، والدین، اور علاقے کے دیگر ارکان اسکول اور اسکول سے باہر ان تمام جگہوں پر نظر رکھیں، جہاں جہاں تشدد کے واقعات پیش آسکتے ہیں۔ اس سرگرمی میں، اگر ضرورت پڑے تو بچوں کو اپنی حفاظت میں محفوظ مقامات تک پہنچانے کا کام بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

بیماری اور بھوک:

بھوکے یا بیمار بچے اچھی طرح نہیں سیکھ سکتے۔ ہم ایسے بچوں کی مدد کے لیے کیا عملی اقدام کرسکتے ہیں (نوٹ: اضافی عملی اقدام کے بارے میں پانچویں کتابچہ میں گفتگو کی گئی ہے)

- تعلیم کے ایسے پروگراموں کے لیے غذائیت سے بھرپور خوراک، اسکول کی جانب سے باقاعدگی سے فراہم کیے جانے کا انتظام کیا جائے۔
- حفظانِ صحت، دانتوں اور غذائیت وغیرہ کے انتظامات کا باقاعدہ معائنہ کیا جائے اور علاج کے پروگرام مرتب کرنے کے لیے مقامی اسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے ساتھ مل کر کام کیا جائے۔

خاندان کا ماحول

غربت:

تعلیم غربت میں کمی کا سبب بن سکتی ہے۔ لیکن غربت بہت سے بچوں کی تعلیم میں مؤثر رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔ جو بچے غربت کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کرتے، اُن کو اسکول میں داخل کرانے کے لیے، اکثر بچوں اور ان کے خاندان کے لیے معاشی ترغیبات کی حکمت عملی بنائی جاتی ہے۔ تھائی لینڈ میں ''بچوں کے دوستانہ ماحول'' کے اسکول، بچوں کی کارکردگی اور اُن کے گھریلو پس منظر کے متعلق معلومات اکٹھی کرتے ہیں اور اِس بات اندازہ لگاتے ہیں کہ وہ بچے جو پڑھائی میں بہت کمزور ہیں ہوسکتا ہے کہ اسکول سے بھاگ جائیں اِس کی وجہ اُن کے گھر والوں کے پاس پیسے کی کمی ہے اور وہ اپنے بچوں کی تعلیم پر بچوں سے محنت مزدوری کروانے کو زیادہ بہتر خیال کرتے ہیں، ان بچوں کو روزی کمانے والے ہنروں جیسے: ریشم اور روئی سے کپڑا بننا، سلائی کڑھائی، لکڑی کا کام، زرعی پیداوار، ٹائپنگ، کمپیوٹر کی تربیت، اور دیگر کام سیکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ تاکہ وہ اسکول میں رہتے ہوئے، اپنے خاندان کی آمدنی میں اضافہ کرتے رہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے ہنر اور مہارتیں سیکھ لیں جو زندگی بھر ان کے کام آئیں گے۔ ان میں سے کچھ بچوں نے تو اپنے کام کی بنیاد پر قومی اور علاقائی ایوارڈ بھی حاصل کیے ہیں۔ کچھ اسکولوں میں ان بچوں کے گھر والے 'اساتذہ' کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ بچوں کو عزت بخش ہنروں، جیسا کہ ریشمی دھاگے کو کیسے رنگا جاتا ہے اور پھر اسے روایتی ڈیزائنوں میں بن لیا جاتا ہے، اس کے بارے میں تربیت فراہم کرتے ہیں۔ ایسی شرکت سے والدین کے روزی کمانے کے ساتھ اہم ثقافتی روایات واقدار قائم رکھنے کے سبب ان کی نظروں میں اسکول کی قدر بڑھ جاتی ہے۔ اس سرگرمی سے والدین اور بچوں کے درمیان رابطے میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور وہ بہتر طور پر یہ جاننے کے قابل ہوجاتے ہیں کہ مستقبل میں ان کے بچوں کی تعلیم ان کے لیے کیا بہتری لاسکتی ہے۔ کیا اسی قسم کی کسی حکمت عملی کو اسکول کے نصاب کا حصہ بنایا جاسکتا ہے؟

تعلیم کی قدر و قیمت:

اکثر غریب والدین زندگی کی بنیادی ضرورتیں بھی فراہم نہیں کرسکتے، اِس وجہ سے بچے اپنی تعلیم کی قربانی دے کر فوری طور پر خاندان کے ذرائع آمدنی بڑھانے کے کام آتے ہیں۔ یہ صورت حال خصوصاً اس وقت پیش آتی ہے، جب گھر والوں (یا بچوں) میں یہ احساس نہیں رہتا کہ تعلیم ان کی روزمرہ ضروریات پوری کرسکے گی، اس وجہ سے وہ تعلیم کی قدر نہیں کرتے اور یہ نہیں سمجھ پاتے کہ انہیں اپنے بچوں کو اسکول کیوں بھیجنا چاہیے۔ وہ کون سے اقدامات ہیں جن کے ذریعے ایسے بچوں کی مدد کی جاسکتی ہے؟

- اسباق کی منصوبہ بندی میں کمیونٹی واک کو شامل کیا جائے تاکہ بچے اپنے علاقے میں جاکر یہ سیکھ سکیں کہ کچھ سبق روزمرہ کی سرگرمیوں کے لیے کیوں اہم ہوتے ہیں۔
- والدین اور علاقے کے ارکان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ کلاس میں 'معاون اساتذہ' کی حیثیت سے خدمات انجام دیں اور اپنی مقامی فہم و فراست اُس کی زندگی میں اہمیت اور کلاس میں جو کچھ سیکھا جارہا ہے اس کا ایک دوسرے سے تبادلہ کریں۔

ناکافی دیکھ بھال:

ایک بچے کی بہترین دیکھ بھال اُس کے والدین ہی کو کرنا چاہیے، مگر کبھی کبھار ایسا ممکن نہیں ہوتا، خصوصاً جب والدین کے لیے گھر چھوڑ کر کام پر جانا ضروری ہو۔ ایسے حالات میں ممکن ہے کہ بچوں کی دیکھ بھال ایسے افراد کے سپرد کر دی جائے جن کا علم محدود وسائل اور توجہ بچوں کو موزوں دیکھ بھال فراہم نہ کر سکیں۔ ایسے بچوں کی مدد کے لیے کون سے عملی اقدامات کئے جا سکتے ہیں؟

- اسکول کے خصوصی ایام کے موقع پر بچوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کو اسکول آنے کی دعوت دیں۔ انہیں بچوں کا کام دکھائیں اور غیر رسمی بات چیت کریں یا بہتر دیکھ بھال کے ذریعے بچوں کی صحت اور نشوونماء کی بہتری کے بارے میں تربیتی اجلاس کا اہتمام کریں۔
- بچوں کی تعلیم کی کارکردگی پر تبادلہ خیال کرنے اور یہ طے کرنے کے لیے کہ دیکھ بھال کی بہتر فراہمی سے اسے بہتر بنایا جا سکتا ہے، ''استاد اور سرپرست'' کانفرنسوں کے باقاعدہ انعقاد کی حوصلہ افزائی کریں۔
- متعلقہ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے بچوں کی دیکھ بھال کے بارے میں مواد حاصل کریں، اسے بچوں کے ساتھ مل کر اسکول کی جانب سے صحت/ خاندانی زندگی کے تعلیمی پروگراموں میں استعمال کریں اور اسے باقاعدگی سے بچوں کے ہمراہ ان کے گھروں میں بھیجیں تاکہ خاندان کے ارکان بھی اس مواد کو پڑھ سکیں۔

علاقے کا ماحول

صنفی امتیازات:

کچھ معاشروں میں، اگر لڑکے یا لڑکی میں سے کسی ایک کو اسکول بھیجنے کا انتخاب کرنا ہو تو عموماً لڑکے کو اس مقصد کے لیے چنا جاتا ہے۔ لڑکیوں سے زیادہ تر گھر والوں کی دیکھ بھال اور کام کاج کی امید کی جاتی ہے۔ لڑکیوں کی اسکول تک رسائی کی حوصلہ افزائی کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟

- حاضری پر نگاہ رکھیں اور اُن لڑکیوں کے بارے میں معلومات جمع کریں، جو اسکول نہیں آتیں (مثال کے طور پر، یہ کام ''بچوں کے کوائف'' کے ذریعے کیا جا سکتا ہے)۔
- لڑکیوں کے اسکول میں اندراج کی حوصلہ افزائی کے لیے علاقے کے عمائدین (خاص طور پر مذہبی رہنماؤں) کو متحرک کریں۔ یہ علاقے کی تعلیمی کمیٹیوں کے قیام یا پی ٹی اے کی سرگرمیوں کے طور پر کیا جا سکتا ہے۔ گھروں میں تقسیم کرنے کے لیے انہیں ذرائع ابلاغ کا ایسا مواد فراہم کریں جس سے اُنہیں تعلیم کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو۔
- لڑکیوں کو اسکول بھیجنے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے، کلاس میں جو کچھ پڑھایا جا رہا ہے اس کا لڑکیوں اور ان کے گھر والوں کی روزمرہ زندگی سے ربط پیدا کریں۔
- والدین پر زور دیں کہ وہ تمام بچوں کو یکساں طور پر تحفظ اور تعلیم فراہم کریں۔
- والدین سے بات چیت کر کے ان امکانات کا جائزہ لیں کہ کیا گھر کے کام کاج کو اس طرح ترتیب دیا جا سکتا ہے کہ لڑکیاں باقاعدگی سے اسکول جانے کے لیے وقت نکال سکیں۔
- اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان لڑکیوں کے لیے اسکول کے نظام الاوقات میں لچک پیدا کی جا سکتی ہے جن پر دیگر بہت سی ذمہ داریوں کا بوجھ ہے۔ بچوں کی دیکھ بھال کے پروگراموں جیسی سرگرمیاں انجام دینے کے لیے مقامی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کریں، جن کے ذریعے لڑکیوں کو اسکول جانے کے لیے ضروری وقت فراہم کیا جا سکے۔
- جہاں لڑکیاں رسمی اسکولوں میں جانے سے قاصر ہوں، وہاں مقامی سطح پر گھروں میں عمدہ اور معیاری متبادل تعلیمی مواقع کی نشان دہی اور حمایت کریں۔

- لڑکیوں کے لیے وظیفوں، رعایتی فیس، اسکول میں کھانے کی مفت فراہمی کے پروگرام، اسکول کی کتابوں اور یونیفارم کی فراہمی جیسے ترغیبی پروگرام متعارف کرانے کی حوصلہ افزائی کریں۔

سماجی اختلافات اور مقامی روایات:

ہمہ گیر اسکولوں میں معاشرتی اختلافات کو مثبت رویوں کے ذریعے کم کیا جاتا ہے۔ وہ بچے جو کوئی اور زبان بولتے ہوں یا کسی دوسری ثقافت سے تعلق رکھتے ہوں ہمیں اُن کے لیے درج ذیل باتوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے:۔

- کلاس میں پڑھائے جانے والے اسباق اور مواد کو علاقے کی مختلف ثقافتی اقدار اور زبان کی نمائندگی کے مطابق تبدیل کرنے کے لیے والدین اور علاقے کے ارکان کے ساتھ مل کر کام کریں۔ اس طرح یہ بات یقینی ہو جائے گا کہ علاقے کو جو مواد مل رہا ہے وہ تحقیق شدہ اور کارآمد ہے، اور انہیں اپنے بچے اسکول بھیجنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- کلاس کے اسباق کی تیاری میں مقامی کہانیاں، زبانی تاریخی واقعات، مشہور شخصیات، گیت، نظمیں اور لوریاں شامل کریں۔
- ان بچوں کے لیے جو کلاس میں پڑھائی کے لیے استعمال کی جانے والی زبان نہیں بول سکتے، کلاس روم کے لیے ان کی زبان کی مناسبت سے ایک ترتیبی نصاب تیار کرنے میں ایک سے زائد زبان بولنے والے اساتذہ، یا ایسے دیگر لوگوں کی مدد حاصل کریں، جو ان بچوں کی زبان بول سکتے ہیں (یہ لوگ خاندان یا علاقے کے ارکان بھی ہو سکتے ہیں)۔

اسکول کا ماحول

اخراجات:

بچوں کو اسکول بھیجنے پر اٹھنے والے اخراجات بہت سے غریب خاندانوں کے لیے ناقابل برداشت ہو سکتے ہیں۔ غور کریں کہ کون سے اقدامات ایسے ہیں جن کے ذریعے ایسے بچوں کی مدد کی جا سکتی ہے؟

- اسکول کے منتظمین، والدین اور علاقے کے ارکان سے اس بات پر گفتگو کریں کہ کون سے اخراجات بچوں کو اسکول سے دور رکھ رہے ہیں۔
- ان اخراجات کو کم کرنے (یا ختم کروانے) کے لیے اقدام کی نشان دہی کریں؛ مثال کے طور پر اس مقصد کے لیے مقامی مخیّر اداروں کے تعاون سے ترغیبی پروگرام شروع کیے جا سکتے ہیں۔ جیسے: وظائف، امداد میں رعایت، خوراک کی فراہمی، اسکول کی کتابوں اور یونیفارم کی فراہمی۔

محل وقوع:

خصوصاً دیہی علاقوں میں اگر اسکول علاقے سے بہت زیادہ فاصلے پر واقع ہو تو گھر والے اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیجنا چاہتے۔ یہ معلوم کریں کہ وہ کون سے اقدامات ہیں جن کے شروع کرنے سے ایسے بچوں کی مدد کی جا سکتی ہے؟

- ایسے بچوں کی نشان دہی کریں جو اسکول سے بہت دور رہتے ہیں۔ یہ کام اسکول اور علاقے کے نقشوں اور بچوں کے کوائف ناموں کے ذریعے انجام دیا جا سکتا ہے۔
- ان بچوں کو اسکول پہنچانے اور پھر حفاظت سے واپس گھر پہنچانے کے طریقوں کی نشان دہی کے لیے والدین اور علاقے کے ارکان کے ساتھ مل کر کام کریں۔

اوقاتِ کار میں تبدیلی:

ممکن ہے کچھ بچے تعلیم جاری رکھنا چاہتے ہوں، لیکن اسکول کے اوقاتِ کار اور کیلنڈر ان کے کام کے اوقات سے ٹکراتے ہوں۔ علاوہ ازیں، لڑکیوں اور لڑکوں کے اسکول چھوڑ جانے کی ایک وجہ اسکول کے اوقاتِ کار کا اُن کے گھر کی ذمہ داریوں سے ٹکراؤ بھی ہوسکتا ہے۔ وہ کون سے اقدامات ایسے ہیں جن کے ذریعے ایسے بچوں کی مدد کی جاسکتی ہے؟

- اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان بچوں کے لیے جنہیں کام کرنے کی ضرورت ہے، اسکول کے اوقات میں لچک پیدا کی جاسکتی ہے۔
- مقامی سماجی یا مخیر اداروں سے بات چیت کر کے اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا وہ ان بچوں کے لیے جنہیں کام کرنے کی ضرورت ہے یا وہ جو سڑک پر زندگی گزار رہے ہیں، تعلیم کے پروگراموں کا آغاز کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسکول سے چھٹی کے بعد یا ہفتے کے آخر میں اسکول کے بچے اپنے ہم عصر بچوں کو مقامی سنٹرز میں تعلیم دے سکتے ہیں۔

سہولتیں:

اسکول میں مناسب سہولتوں کا فقدان بھی کچھ بچوں کے اسکول نہ آنے کی وجہ ہوسکتی ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ان بچوں کو اسکول میں لانے کے لیے ہمیں اپنے اسکول کے ماحول میں سماجی اور عملی طور پر تبدیلیاں لانے کے لیے کیا اقدام کرنا ہوں گے۔ مثال کے طور پر اگر ایک معذور بچہ اسکول کی دوسری منزل پر واقع کلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہے تو اس کا ایک ممکنہ حل تو یہ ہے کہ دوسری منزل پر واقع اُس کلاس کو پہلی منزل پر تبدیل کر دیا جائے۔ وہ کون سے اقدامات ہیں جن کے ذریعے ایسے بچوں کی مدد کی جاسکتی ہے؟

1. اسکول میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی، اور لڑکوں اور لڑکیوں کے الگ الگ لیٹرین تعمیر کرنے کے لیے خاندانوں اور علاقے کے نمائندین کے ساتھ مل کر کام کریں۔
2. مختلف پس منظر اور خصوصیات کے حامل بچوں کی عملی اور جذباتی ضروریات سے آگہی حاصل کریں۔ اس بات کا جائزہ لیں کہ تعلیم کے عمل میں ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کے لیے اسکول کو کیا کام کرنا چاہیے۔

تیاری :

بسا اوقات اسکول مختلف پس منظر اور قابلیت کے بچوں کو کلاس روم میں لانے سے ہچکچاتے ہیں، کیونکہ اُن کے اساتذہ یہ نہیں جانتے کہ ایسے بچوں کو کیسے پڑھایا جائے۔ ایسے اساتذہ اور بچوں کی کس طرح مدد کی جائے:۔

- یہ جانیں کہ کون سے بچے اسکول نہیں آرہے اور کیوں؟ اُن کا پس منظر اور قابلیت کیا ہے؟ اُن کی تعلیمی ضروریات کیا ہیں۔
- آپ کے ملک میں تعلیمی ترقی کے لیے کوشاں سرکاری تعلیمی ایجنسیوں، مقامی غیر سرکاری اداروں، اساتذہ کی تربیت کے اداروں، مقامی خیراتی اداروں اور عالمی ایجنسیوں سے رابطہ کریں۔ اُن سے معلوم کریں کہ ایسے کون سے اساتذہ اور دوسرے ماہرین ہیں جو مختلف پس منظر اور قابلیت کے بچوں کو پہلے ہی تربیت دے رہے ہیں۔
- اُن اساتذہ سے رابطہ کریں اور معلوم کریں کہ آپ اور آپ کے رفقائے کار اُن کے اسکولوں کا دورہ کر سکتے ہیں، تاکہ آپ سیکھ سکیں کہ خصوصی ضروریات کے بچوں کی کیسے تربیت کی جاتی ہے۔ اگر آپ ایسے اسکولوں کا دورہ اخراجات کی وجہ سے نہیں کر سکتے تو اُن سے معلوم کریں کہ وہ کچھ ایسی چیزیں جیسے نمونے کے اسباق، تدریسی طریقوں کی تفصیل یا تدریسی مواد کے نمونے بھیج سکیں تاکہ وہ آپ آسانی سے استعمال کر سکیں۔
- جب وہ چیزیں مہیا کر دیں تو اُنہیں کہیں کہ وہ آپ کے اسکول کا دورہ کریں اور اساتذہ اور انتظامیہ کو مختلف پس منظر اور قابلیت کے بچوں

کو تدریس کی قدر و قیمت کے بارے میں بتائیں۔

- سب سے اہم یہ ہے کہ آپ مایوس نہ ہوں۔ جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ مختلف پس منظر اور قابلیت کے حامل بچوں کی تدریس کس طرح کی جاتی ہے اُن سے تعلقات استوار کریں اور اُنہیں مضبوط کریں۔

ایک اُستاد معذور بچوں کی اسکول تک رسائی اور اُن کی تعلیمی استعداد میں اضافہ کرنے کے لیے کیا کر سکتا ہے؟

1. معذور بچوں کے لیے بسا اوقات اسکول جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اُن کے اسکول آنے جانے کے لیے ٹرانسپورٹ، اسکول میں سیڑھیوں کی جگہ ڈھلوان دار راستہ اور اُن کی خصوصی ضروریات کو پورا کرنے والی دیگر سہولتوں کا انتظام کرنے کی کوشش کریں۔
2. جب کوئی معذور بچہ پہلی مرتبہ اسکول آتا ہے تو اس بچے کے ساتھ آنے والے گھر کے فرد سے بات چیت کریں۔ اس سے یہ معلوم کریں کہ بچہ کس قسم کی معذوری کا شکار ہے اور اس معذوری کے باوجود کیا کچھ کر سکتا ہے اور کیا نہیں۔ ان سے کہیں کہ اگر بچے کو کسی قسم کا مسئلہ یا تکلیف ہو تو آپ کو آگاہ کریں۔
3. جب بچہ اسکول آنا شروع کر دیتا ہے، تو وقتاً فوقتاً اُس کے والدین سے جا کر ملیں اور ان سے پوچھیں کہ بچے کی پڑھائی میں آسانی پیدا کرنے کے لیے کیا کچھ کر رہے ہیں۔ بچے کے مستقبل کے بارے میں اُن کے خیالات پوچھیں۔ اِس بات کا جائزہ لیں کہ آپ اس خاندان سے ساتھ کس حد تک تعاون کر سکتے ہیں۔
4. ان سے پوچھیں کہ کیا بچے کو اسکول کے دوران کوئی دوا لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔
5. اگر آپ کے پاس بچے یا بچی کو اس کی ضرورت کے مطابق پوری توجہ دینے کے لیے کافی وقت نہیں ہے تو اسکول یا علاقے سے ایک معاون حاصل کرنے کے لیے درخواست کریں۔ وہ معاون بچوں کو اسکول کے اوقات میں بچوں کی ضرورت کے مطابق اضافی مدد دے سکتا ہے۔
6. پڑھاتے وقت اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام بچے آپ کو دیکھ سکتے ہیں اور آپ کی آواز واضح طور پر سن سکتے ہیں۔ تختہ سیاہ پر واضح اور صاف لکھیں تا کہ بچے اسے آسانی سے پڑھ سکیں۔
7. معلوم کریں کہ بچے یا اس کے والدین کو اسکول سے متعلق کوئی مسئلہ تو نہیں۔ بچے کے گھر والوں سے پوچھیں کہ آیا وہ مطمئن ہیں کہ اسکول کے دیگر بچے ان کے بچے کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں اور کیا وہ اسکول میں بچے کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا؟

ہمہ گیر تعلّم کی راہ میں رکاوٹیں کچھ تو محسوس کی جاسکتی ہیں جیسے کہ جسمانی معذوری اور کچھ اَن دیکھی یعنی ناکافی دیکھ بھال یا خوراک کی کمی ہوسکتی ہیں، اُن کا اثر سیکھنے کے عمل پر ہوتا ہے یا کچھ ایسی بھی رکاوٹیں ہوسکتی ہیں، جنہیں عام طور پر تسلیم تو کیا جاتا ہے لیکن محسوس نہیں کیا جاتا، مثلاً روایتی رویے، صنفی کردار، یا وہ رسمی کردار اور ذمہ داریاں جو بچے خاندان کی بقا کے لیے اپنے ذمے لے لیتے ہیں۔

بچے بہت سی ایک دوسری سے منسلک وجوہات کی وجہ سے اسکول سے باہر ہوسکتے ہیں۔ اِن میں بہت سی وجوہات ایسی ہوں گی جن کی موجودگی کے بارے میں کبھی ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ مثال کے طور پر، سماجی روایات کے مطابق دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے بچے اسکول جانے کی بجائے بچپن سے ہی روزی کمانے کے لیے کام شروع کردیں، خاص طور پر اس صورت میں کہ اگر ان کے والدین غریب ہیں، اسکول کے اخراجات نہیں اٹھا سکتے، اور تعلیم کو بچوں کے مستقبل کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

بچوں کے اندراج میں رکاوٹیں، بہت سی سطحوں پر ہوسکتی ہیں، چنانچہ انہیں، بہت سی سطحوں پر حل کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہمارے اسکول، بچے یا اُس کے خاندان کی ضرورتوں کے مطابق کارآمد معیاری تعلیم فراہم نہیں کررہے ہیں تو ایسی صورت میں اکثر بچے اسکول چھوڑ جاتے ہیں، خاص طور پر اگر وہ بچہ کسی اقلیت سے تعلق رکھتا ہو اور اُس کا استاد اور علاقے کے لوگ اِس کو سلجھانے میں کوئی دلچسپی نہ رکھتے ہوں۔

یہاں تک کہ اگر گھر میں ایک ہی بچہ ہے تو ممکن ہے کہ اسے بھی بہت سے ایسے عوامل کا سامنا کرنا پڑے، جو مل کر اس کے اسکول جانے کے امکانات کو مزید کم کردیں۔ مثال کے طور پر، معذور لڑکیوں کی ''دوسرے امتیازات'' یا ''متعدد امتیازات'' کے بارے میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے، یا اُن لڑکیوں کے بارے میں جو ایچ آئی وی/ایڈز سے متاثرہ ارکان کی دیکھ بھال کرنے پر مجبور ہیں کچھ ثقافتوں میں، لڑکیوں کو پیدائش کے بعد سے ہی امتیازی سلوک کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اور خصوصاً اگر وہ کسی معذوری کا شکار ہوجائیں تو ان کے لمبے عرصے تک زندہ رہنے کے امکانات کم ہوجاتے ہیں اور ان کی بہت کم دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ ممکن ہے انہیں فالتو بوجھ یا مایوس کن حالات کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہو، اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے بہت کم امکانات ہوں۔ اگر معاملہ سڑک پر زندگی گزارنے والے بچوں، مشقت کرنے والے بچوں یا اقلیتی نسلی گروپوں کا ہو تو یہ مسائل کئی گنا زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔

اِن تمام معاملات میں، ایسے بچوں کی نشان دہی کے لیے خصوصی کوششیں کرنے کی ضرورت ہے اور ان بچوں کا اسکول میں اندراج کرانے کے لیے ایک ہی وقت میں بہت سے عملی اقدامات کرنا ضروری ہیں۔

اپنے اسکولوں کو ہمہ گیر تعلّم دوست بنانے کے پہلے قدم کے طور پر ہمیں ان بچوں کو تلاش کرنا چاہیے جو اسکول نہیں آرہے۔ ایسے بچوں کی تلاش میں اسکول اور علاقے کا خاکہ بہت قیمتی ذریعہ ہے اور اس کام کو علاقے کی ایک سرگرمی (علاقے سے بچوں کی جانب) یا اسکول/کلاس کی سرگرمی (بچوں سے بچوں کی جانب) کے طور پر انجام دیا جاسکتا ہے۔

یہ سمجھنے کے لیے کہ بچے اسکول کیوں نہیں آرہے، ہمیں بچوں پر مرکوز اندازِ نظر اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ جاننا ہوگا کہ فرد (بچہ)؛ خاندان، علاقہ اور اسکول سے منسلک وہ کون کون سے عناصر ہیں جو بچوں کے اسکول آنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ بنتے ہیں۔ یہ عناصر تبدیلی لانے اور ہمہ گیر تعلّم دوست اسکولوں کی تعمیر کے لیے نقطۂ آغاز ہیں۔

اس کتابچے میں شامل کیے گئے موضوعات نے ہمیں اس نتیجے پر پہنچایا ہے کہ اسکول اور علاقے میں ہمہ گیر تعلّم کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو کم کرنے کے لیے، ہمیں ایک عملی منصوبہ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ عمل شروع کرنے کے لیے درج ذیل سوالات کے جوابات تلاش کریں اور اس سلسلے میں آپ اور دیگر افراد ان عملی اقدامات پر متفق ہونے کی کوشش کریں، جن پر آپ عمل کرسکتے ہیں:۔

- اب تک آپ نے اِس معاونت سے کیا آگہی حاصل کی ہے؟

- آپ کی ضروریات کے مطابق اِس میں کون سے اہم سبق موجود ہیں؟
- ہمہ گیر تعلّم دوست ماحول تشکیل دینے اور تمام بچوں کو اسکول میں داخل کرانے میں کیا کیا مشکلات درپیش ہیں؟
- آپ کو اور آپ کی ٹیم کو کون کون سے بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے؟
- آپ کیا اقدام کرنے جارہے ہیں؟
- آپ کی کارکردگی یا کامیابی کے اشارے (Indicators) کیا ہوں گے؟
- اگلے سال اسکول کے لیے آپ کون کون سی خصوصی سرگرمیوں کا اہتمام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
- اب تک حاصل کی جانے والی کامیابی کا آپ کب اور کیسے جائزہ لیں گے؟

یہ منصوبے اور عملی اقدامات آپ کی کلاس کو زیادہ ہمہ گیر بنانے میں بھی مدد دے سکتے ہیں۔ اس موضوع پر ہم چوتھے کتابچہ میں گفتگو کریں گے۔

WHERE CAN YOU LEARN MORE?

The following publications and Web sites are valuable resources for getting all children in school.

Publications

Govinda R. (1999) Reaching the Unreached through Participatory Planning: School Mapping in Lok Jumbish, India. Paris: International Institute for Educational Planning/UNESCO.

Hart R. (1997) Children's Participation: The Theory and Practice of Involving Young Citizens in Community Development and Environmental Care. New York: UNICEF and London: Earthscan.

Mathur R. (2000) Taking Flight. Education for All Innovation Series No. 14. Bangkok: UNESCO Principal Regional Office for Asia and the Pacific.

Rimer W et al. (2003) Toolkit for Assessing and Promoting Equity in the Classroom, Edited by Marta S. Maldonado and Angela Aldave. Washington DC: Creative Associates International Inc., USAID/EGA T/WID.

Staff Development Division, Bureau of Elementary Education, Department of Education, Philippines, and UNICEF. (2002) Student Tracking System Facilitator's Manual. (A good source for learning about how to develop child profiles.)

UNESCO (2003) Sharing a World of Difference: The Earth's Linguistic, Cultural and Biological Diversity. Paris.

Volpi E. (2002) Street Children: Promising Practices and Approaches. WBI Working Papers. Washington, DC: The International Bank for Reconstruction and Development/The World Bank.

Web Sites

Barriers to Girls' Education: Strategies and Interventions. UNICEF Teachers Talking About Learning. http://www.unicef.org/teachers/girls_ed/barriers_02.htm

Child Protection. UNICEF. http://www.unicef.org/protection/index_bigpicture.html

Children as Community Researchers: Creating a Community Base Map. UNICEF. http://www.unicef.org/teachers/researchers/index.htmlor http://www .unicef .org/teachers/researchers/ chi Idresearch.pdf

Equity in the Classroom, A Semi-Annual Newsletter, August 2000. Creative Associates International, Inc. This newsletter gives valuable insights and case studies on the challenges of bilingual education and strategies for teaching linguistically diverse learners. It can be accessed at: http://www.caiLnet/EIC/Resources/eicnewsJuneweb.pdf

Gender in Education: Promoting Gender Equality in Education. UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education, Bangkok, Thailand. http://www.unescobkk.org/gender

HIV / AIDS and Policies Affecting Children. http://www.hrLca/children/aidslfactsheet_detail.htm

Leslie J and Jamison DT. Health and nutrition considerations in education planning. 1. Educational consequences of heatth problems among school-age children.
http://www.unu.edu/Unupress/food/8F123e/8F123E03.htm

Save the Children (UK). Schools for All. www.eenet.org.uk/bibliog/scuk/schools_for_all.shtml

UNICEF Teachers Talking About Learning. http://www.unicef.org/teachers

یونیسکو
ایشیا اور بحرالکاہل کا علاقائی دفتر برائے تعلیم،
بنکاک، تھائی لینڈ۔2004ء